اُمتِ مُسلمہ کی بربادی کا سبب



مصنف
محمد زاہد بن ارشاد احمد چوہان

اُمتِ مسلمہ کی بربادی کا سبب

اُمتِ مُسلمہ کی بربادی کا سبب

مصنف

خاکِ مدینہ

محمد زاہد چوہان

کتاب کا نام: اُمتِ مُسلمہ کی بربادی کا سبب

مصنف: محمد زاہد چوہان

کمپوزِنگ: محمد زاہد چوہان

اہتمام: نذیر احمد چوہان

معاون: پروفیسر محمد اعظم وسیم

اشاعت: فروری 2012

مطبع: اظہار سنز پرنٹرز، 9 ریٹی گن روڈ، لاہور

ناشر: اظہار سنز، 19۔اردو بازار لاہور

تعداد: 1000

ملنے کا پتہ

پاکستان (لاہور)

213۔خیبر بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور۔موبائل نمبر 0092333-4322414

سعودی عرب (مکہ المکرّمہ)

عزیزیہ شمالیہ شارع صدقی۔موبائل نمبر 00966531833353

Email ID: nizam.e.taleem@gmail.com

Face Book ID:nizam.e.taleem

Twitter ID:nizametaleem

انتساب

اپنے عظیم والدین کے نام جن کی

دُعاؤں

اور

تربیت

نے مجھے اس قابل بنایا

بے نور ہو چکے ہیں سبھی مکتب کے چراغ
اب دیپ تو جلتے ہیں مگر اُجالا نہیں ہوتا

(محمد زاہد چوہان)

فہرست

پیش لفظ

(۱) پڑھو اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا

(۲) آدمی کو خون کی پھٹک سے بنایا

(۳) پڑھو اور تمھارا رب ہی سب سے بڑا کریم ہے

(۴) جس نے قلم سے لکھنا سکھایا

(۵) آدمی کو سکھایا جو نہ جانتا تھا

سورت العلق: آیت مبارکہ (۱:۴)

اللہ کریم جو پوری کائنات کا مالک وخالق ہے۔ کائنات کی ہر شے ہر لمحہ اپنے خالق ومالک کی حمد وثنا میں مصروف عمل رہتی ہے۔ اللہ کریم نے اپنے پیارے حبیبِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقہ سے ہم کو اَن گنت نعمتوں اور رحمتوں سے نوازا ہے۔ اللہ کریم کا ہم پر احسانِ عظیم ہے کہ ہم گناہ گاروں کو اپنے حبیبِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اُمتی ہونے کا شرف بخشا اور ساتھ ہی ساتھ اللہ کریم نے اپنا الہامی کلامِ پاک بھی اپنے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تصدق سے ہم کو عطا فرمایا اور اپنی اس مقدس کتاب میں پوری کائنات کے خزانے ہم کو عطا فرما دیئے قرآنِ مجید ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔ زندگی کے ہر ہر گوشے کے متعلق ہدایت فراہم کرتا ہے۔ اللہ کریم سے دُعا ہے کہ اے اللہ کریم تو اپنے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقہ سے میری اس نہایت عاجزانہ سی کوشش کو اس کتاب کے وسیلہ سے پوری اُمت مسلمہ کو گمراہی کے اندھیروں سے نکلنے کا شعور بیدار فرما دے اللہ کریم ہم کو اس بات کا شعور عطا فرما کہ ہم تیرے

احکامات اور تیرے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات پر نہ صرف خود عمل کریں، بلکہ پوری دنیا میں دین اسلام کی شمع کو روشن کرنے کی تڑپ ہمارے دل میں بھی روشن ہو جائے، اللہ کریم نے جو بات میرے دل میں دین اسلام کی سر بلندی کو لیکر ایک شمع کی صورت میں روشن کی اسی شمع کی روشنی کو پھیلانے کے لیے دل میں خیال آیا کہ آج کے اس پرُفتن دور میں جہاں اور تو کچھ میں کر نہیں سکتا وہاں قلم کا سہارا تو لے ہی سکتا ہوں سو آج اُمتِ مسلمہ کی بربادی کو پیش نظر رکھتے ہوئے ان ٹوٹے پھوٹے لفظوں کا سہارا لیا اور حقانیت کا دامن تھامتے ہوئے یہود و نصاریٰ کی گرد (سازشی نظام تعلیم) سے اَٹا اُمت مسلمہ کا چہرہ صاف کرنے کی غرض سے یہ بات باور کروانے کی کوشش کی کہ صرف اور صرف اسلامی نظام تعلیم کے فقدان کی وجہ سے ہی پوری اُمت مسلمہ کی دائمی بربادی کا شکار ہو رہی ہے اس فکر کو اُجاگر کرنے اور اس طرف توجہ دلانے کی ایک ادنیٰ سی کوشش کی ہے اللہ کریم اپنے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقہ سے میری اس کوشش کو اپنی بارگاہِ مقدس میں قبول و منظور فرمائے

آمین یا ربُ العٰلمین

علومُ القرآن

قاضی ابوبکر بن عربی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی کتاب قانون التاوِل میں بیان کرتے ہیں کہ قرآنی علوم کی تعداد 77450 ہے۔ مسلمان اہلِ علم نے صرف مطالعہ قرآن کے ذریعے جو علمی وادبی اور سائنسی وسماجی علوم وفنون اَخذ کیے اُن میں چند ایک یہ ہیں:

علمُ التوحید (Theology)، علمُ القراۃ والتجوید (Pronunciation)

علمُ النحو (Grammar & Syntax) علمُ الصرف (Morphology)

علمُ التفسیر (Exegesis) علمُ اللغہ (Linguistics)

علمُ الاصول (Science of Fundamentals)

علمُ الفروع (Science of Branches)

علمُ الکلام (Theology) علمُ الفقہ والقانون (Law & Juripsrudence)

علمُ الفرائض والمیراث (Law & Inheritance) علمُ الجریمہ (Criminology)

علمُ الحرب (Science of War) علمُ التاریخ (History)

علمُ التزکیہ والتصوف (Theosophy) علمُ التعبیر (Oneiromancy)

علمُ الادب (Literature) علمُ البلاغت (Rhetoric)

علمُ الجبر والمقابلہ (Algebra) علمُ المناظرہ (Polemics)

علمُ الفلسفہ (Philosophy)

علمُ النفسیات (Psychology) علمُ الاخلاق (Ethics)

الق علمُ السیاسہ (Political Science)

علمُ المعاشرہ (Sociology)

علمُ الثقافہ (Culture) علمُ الخطاطی (Calligraphy)

علمُ المعیشت (Economics)، علمُ الکیمیا (Chemistry)

علمُ الطبیعیات (Physics) علمُ الحیاتیات (Biology)

علمُ النباتات (Botany)، علمُ الزراعہ (Agronomy)

علمُ الحیوانات (Zoology)

علمُ الطب (Medical Science)

علمُ الادویہ (Pharmacology)

علمُ الجنین (Embryology)، علمُ التخلیقات (Cosmology)

علمُ کونیات (Cosmogony)، علمُ الھیئت (Astronomy)

علمُ جغرافیہ (Geography) علمُ الارضیات (Geology)

علمُ الآثار (Archaelogy)، علمُ المیقات (Timekeeping)

الغرض دنیا کا کوئی علم ایسا نہیں جو اللہ کریم نے بنی نوع انسان سے پوشیدہ رکھا ہو، علم کا حصول نہ صرف کامیابی کا زینہ ہے بلکہ اللہ کریم نے اپنے قرب کا حصول بھی ہم گناہ گاروں کے لئے ممکن بنا دیا ہے

یہود و نصاریٰ کی سازشی حقیقت

اللہ کریم نے ہر مسلمان کے سمجھنے کے لیے قرآنِ پاک میں نہایت واضع اور آسان فہم میں ارشاد فرمایا

اے ایمان والوں! یہود اور نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ وہ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں اور تم میں جو کوئی اُن سے دوستی رکھے گا تو وہ اُنہیں میں سے ہے بیشک اللہ بے انصافوں کو راہ نہیں دیتا۔

سورت المائدہ: آیت مبارکہ (۵۱)

یہود و نصاریٰ کا پوری اُمتِ مسلمہ کو لاکھوں کروڑوں ڈالر امداد کا دینا

صرف اس لئے

کہ اسلامی ممالک میں رائج اِن کا نظام تعلیم فروغ پا سکے

صرف نظام تعلیم کو ہی لیکر کیوں وہ ہمارا اسقدر ہمدرد بن رہا ہے؟؟؟

کیوں اُسے ہمارے مستقبل کے روشن ہونے کی اتنی فکر لاحق ہے؟؟؟

کیوں ہم نے بھی آج تک یہ نہیں سوچا کہ ہمارا نصاب تعلیم

کل کس طرح کا تھا اور آج کس طرح کا ہے؟؟؟

کیوں تعلیمی ادارے یورپی اداروں سے مرعوبیت کا شاہکار نظر آتے ہیں؟؟؟

کیوں آج تک نصاب تعلیم ایک جیسا نہیں بن سکا؟؟؟

کیوں سیکولر طبقے انگریزی تعلیم کے خواہاں ہیں؟؟؟

کس طرح کی نسل سکول و کالج سے تیار ہو کر نکل رہی ہے؟؟؟

کیوں کاروباری لوگوں نے اپنا کاروبار چھوڑ کر

تعلیم فروخت کرنے کی عالیشان دُکانیں کھول رکھیں ہیں؟؟؟

کیوں اسلام کے نام کو بدنام کرنے کے لیے اسلامی تعلیم کا نام دے کر

مغربی نظام تعلیم کو فروغ دیا جارہا ہے کیوں؟؟؟

"اسلامی نظام تعلیم"

جیسے مقدس نام کو پامال کیا جارہا ہے؟؟؟

بس انہیں سوچوں کے سمندر میں غوطے کھاتے ہوئے

اللہ کریم کے فضل وکرم سے اس نتیجہ تک پہنچا

کہ صرف نظام تعلیم ہی واحد حل ہے

جو اُمت مسلمہ کی ڈوبتی ہوئی کشتی کو سہارا دے سکتا ہے

اسلامی نظام تعلیم جس میں اُمت مسلمہ کی بقا پنہاں ہے

بس اسی کے نفاذِ عمل کی جدوجہد کرنا ہوگی

آج نہیں تو کل ضرور ضرور اللہ کریم کے فضل وکرم سے علم کی شمع روشن ہو ہی جائے گی

اگر آج ہم نے کوشش کر کے صرف ایک دیے کو روشن کر دیا

صرف ایک دیے کو

مجھے اللہ کریم کی ذات اقدس پر غیر متزلزل یقین ہے

کہ اللہ کریم کے فضل وکرم سے پھر دیے سے دیا روشن ہوتا چلا جائے گا

اور انشاءاللہ عزوجل وہ وقت بھی جلد آجائے گا جب

شرق تا غرب ، ایمان کی ، صداقت کی ، محبت کی ، اخلاص کی

روشنی سے پورا عالم منور ہو جائے گا

انشاءاللہ عزوجل

غفلتِ نیند سے بیداری

علامہ اقبال رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں

عقابی روح جب بیدار ہوتی ہے جوانوں میں
نظر آتی ہے اُسکو اپنی منزل آسمانوں میں
نہ ہو نومید، نومیدی زوالِ علم و عرفاں ہے
اُمیدِ مرد مومن ہے خُدا کے رازدانوں میں

ہمیں غفلت (Negligence) کی نیند سے ۔۔۔اب جاگنا ہی ہوگا
اپنے سوئے ہوئے مردہ ضمیر
کو جھنجھوڑ کر۔۔۔اب بیدار کرنا ہی ہوگا

آج یہود نصاریٰ کی تہذیب وتمدن کا تمام اسلامی مما لک میں بول بالا ہے
کبھی سوچا ایسا کیونکر ممکن ہوا؟؟؟

دُنیا کی جستجو میں کس قدر کھو چکا ہے تو
خواہشوں کے بستر پہ اب سو چکا ہے تو
دنیا کے سارے جوہر تیرے قدموں کی دُھول تھے
اس دُھول میں مگر اب ، کہیں گم ہو چکا ہے تو

یہودونصاری کی ۲۰۰ سالہ پرانی سازش (Conspiracy)

جو پوری اُمت مسلمہ کے خلاف کی گئی

اِس کی پاداش میں ایسا تو ہونا ہی تھا

وہ ۲۰۰ سالہ پُرانی سازش کیا ہے؟؟؟

آیئے

اپنے کل کو بچانے کے لئے

آج

اس سازش کو جڑ (Grass Root) سے اُکھاڑنے کی کوشش کریں

یہود و نصاریٰ کا پوری اُمت مسلمہ کے گرد ایک ایسا جال کا بچھانا جو وقت کے ساتھ ساتھ نہ صرف

مضبوط سے مضبوط تر ہوتا جا رہا ہے بلکہ

اس جال کے رسےّ اب اس قدر مضبوط ہو چکے

کہ

اب ان کے گرد ایک آہنی خول چڑھ چکا ہے

آج پوری اُمت مسلمہ

۲۰۰ سال سے اس آہنی خول میں جکڑی (Clasp) جا چکی ہے

اُمتِ مسلمہ کے ہر فرد واحد کو چاہیے

کہ اس آہنی خول سے آزاد کروانے کے لیے

کسی بھی قربانی سے دریغ نہ کریں

سازشی رنگ

خُدارا!!!غفلت کی نیند سے جاگو!!!

اُمت مسلمہ کواس آہنی خول سے آزاد کروانا ہوگا

وہ آہنی خول کون سا ہے، وہ گھناؤنی (Dreadful) سازش کون سی ہے؟؟؟

اس سازش کو سمجھنے کے لئے نہایت ضروری ہے کہ پہلے ۲۰۰ سال کا

جائزہ لیا جائے تا کہ

یہود ونصاریٰ کی پوری اُمت مسلمہ کے خلاف کی گئی

سازش کو باآسانی سے سمجھا جا سکے

آج جس دور میں ہم سانس لے رہیں ہیں کوئی بھی ایسا شخص زندہ نہیں

جس کی عمر ۲۰۰ سال ہو

لہذا ہر وہ شخص جو آج اس دور میں سانس لے رہا ہے

اِلا ماشااللہ اِن سب پہ یہود ونصاریٰ کی سازش کا رنگ اپنے آہنی خول سمیت چڑھ چکا ہے

وہ اہل علم جو اسلامی تاریخ سے وابسطہ ہیں یا وہ صاحبِ ایمان جو اپنے اندر دین اسلام کا درد رکھتے ہیں

وہ یہود ونصاریٰ کی اس سازش سے بخوبی واقف ہیں

پوری اُمت مسلمہ یہود ونصاریٰ کے سازشی رنگ کا

نہ صرف شکار ہو چکی ہے

بلکہ ہر دور میں آنے والے اقتدار کا رسیہ (Power Ambitious) اپنے اپنے دورِ حکومت میں اس سازشی رنگ کو مزید دل آویز (Attractive) کر کے یہود و نصاریٰ کے رنگ سے رنگین

کرتا ہی چلا جا رہا ہے

اس رنگ سے واقف ہونا تو در کنار

اُمت مسلمہ یہود و نصاریٰ کی تہذیب و تمدن میں اس قدر ڈوب چکی ہے

کہ کسی کو یہ احساس تک نہیں کہ

یہود و نصاریٰ کا وہ سازشی رنگ ہے کونسا؟؟؟

جو ۲۰۰ سال سے

پوری اُمت محمد یہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پر حکومتی اداروں کی نا اہلی (Incapability) عوام الناس کی چپ

اور غفلت کی وجہ سے اُمت مسلمہ

پر نسل در نسل چڑھتا ہی چلا جا رہا ہے

آخر وہ کون سا یہود و نصاریٰ کا سازشی رنگ ہے جو اُمت مسلمہ کی

بربادی (Downfall of Ummat-e-Muslima)

کی دائمی (Perpetual) وجہ بنتا جا رہا ہے؟؟؟

آخر وہ کون سی ایسی آگ ہے جو بن جلے ہی

اُمت مسلمہ کو جلائے جا رہی ہے؟؟؟

وہ کون سی ایسی دیمک (White Ant) ہے جس نے

اُمت مسلمہ کو اندر ہی اندر سے

کھوکھلا (Hollow) کر کے رکھ دیا ہے؟؟؟

وہ کون سا ایسا ہتھیار (Weapon) ہے جو استعمال کے بغیر ہی

اُمت مسلمہ کو موت سے بدتر (Worst) موت مارے جا رہا ہے؟؟؟

لارڈ میکالے

موجودہ سازشی نظام تعلیم کا بانی لارڈ میکالے کہتا ہے

"جس طرح پہلے زمانے میں طاقتور اور با اثر لوگوں کو (یہود و نصاریٰ کی طرف سے) افیون کے

پوست پلا کر سُست، پست ہمت اور بد عقل بنا دیا جاتا تھا،

ہمارا نظامِ سلطنت (اپنی تعلیم اور قانون سے) اسی طرح اہلِ ہند کو بے کار کر دیگا"

(نقشِ حیات صفحہ نمبر ا، از حکومت خود اختیاری)

''ہمیں ایک ایسی جماعت (یعنی پروفیسروں، لیکچراروں اور ٹیچروں وغیرہ) کی

بنانی چاہیے جو ہم میں اور ہماری کروڑوں رعایا کے درمیان مترجم ہو اور

یہ جماعت ایسی ہونی چاہیے جو خون اور رنگ کے اعتبار سے ہندوستانی ہو مگر

مذاق اور رائے، الفاظ اور سمجھ کے اعتبار سے انگریزی ہو''

(تاریخ التعلیم از میجر باسو، ص ۸۷)

اسی سلسلہ تعلیم کا ایک اور سرپرست ڈاکٹر ہنٹر لکھتا ہے

''ہمارے انگریزی سکولوں سے کوئی نوجوان خواہ وہ ہندو ہو یا مسلمان ایسا نہیں نکلتا جو

اپنے آباء واجداد کے مذہب سے انکار کرنا نہ جانتا ہو

(ہمارے ہندوستانی مسلمان ص ۲۰۲)

سازشی نظامِ تعلیم کی تباہ کاریاں

۲۰۰ سالہ سازش کا نہایت معمولی سا اک جائزہ درج ذیل ہے

کل تک اللہ کریم کے خوف سے ہمارے دل کانپ جائے کرتے تھے

مگر آج نعوذ باللہ عذاب جہنم کا ذکر سن کر بھی ہمارا دل ٹس سے مس نہیں ہوتا

کل تک ہمارے دل نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت سے سرشار تھے

مگر آج ہمارا دل نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت سے خالی ہو چکا

اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات سے

ہمارا ناطہ کمزور ہو چکا

کل تک والدین اپنے بچوں کے لئے آنکھوں کا نور اور بخشش کا ذریعہ تھے

مگر آج والدین کی عظمتِ عظیم کو بوجھ سمجھا جا رہا ہے

کل تک مسلمان قول و فعل اور علم و عمل کے تھے

مگر آج مسلمان صرف اور صرف نام کے مسلمان ہیں

کل تک تمام دنیاوی علوم، معرفت (Knowing)

اور قرب الٰہی کا وسیلہ تھے

مگر آج یہ تمام تر علوم دنیا میں عزت، شہرت، اور دولت

کے حصول کا ذریعہ (Instrumentality) ہیں

کل تک اُمت مسلمہ کا بیٹا اپنے ماں باپ کے لیے آنکھوں کی ٹھنڈک تھا

مگر آج حصولِ دولت کی ایک مشین ہے

کل تک اُمت مسلمہ کی شرم وحیا کی پیکر بیٹی !!!

جو گھر کا روشن چراغ ہوا کرتی تھی

مگر آج اُمت مسلمہ کا یہی روشن چراغ دفتروں کی رونق ہے

کل تک ہماری بہن، بیٹی ہماری غیرت (Modesty) تھی

مگر آج ہم اپنی ہی بہن، بیٹی کا ناچ گانا دیکھ کر پھولے نہیں سماتے

کل تک بڑے بزرگوں سے شرم وحیا، ادب واحترام، عزت وتوقیر

کے ساتھ پیش آیا جاتا تھا

مگر آج نہایت بے ادبی، گستاخی، اور لاپرواہی سے مخاطب کیا جاتا ہے

کل تک اسلامی معاشرے میں پردہ ہماری ماں، بہن، بیٹی،

اور بیوی کا حقیقی زیور ہوا کرتا تھا

مگر آج پردہ جہالت کی علامت کے نام سے جانا اور پہچانا جاتا ہے

کل تک ہمارے گھروں میں دن کا آغاز صبح سویرے

قرآنِ پاک کی تلاوت سے ہوتا تھا

مگر آج ہمارے گھر ہمہ وقت گانے باجے کی آوازوں سے گونجتے ہیں

کل تک اسلامی تعلیمات سے اُمت مسلمہ کا معاشرہ روشن تھا

مگر آج یہود ونصاریٰ کی تہذیبی روایات سے روشن کیا جارہا ہے

کل تک بچوں کے معیار محمد بن قاسم، ٹیپو سلطان، صلاح الدین ایوبی تھے

مگر آج اُمت مسلمہ کے بچوں کو مغربی نظام تعلیم کی

فریبی چھاؤں میں پڑھاتے ہوئے

یہود ونصاریٰ کو اپنے سے اعلیٰ کا تصور دیا جا رہا ہے

کل تک ہمارے معاشرے میں اُستاد کی عزت کرنا

باپ کی عزت کرنا سمجھا جاتا تھا

مگر آج اُستاد سے دوستوں کی طرح راز و نیاز کی باتیں کی جاتی ہیں

کل تک غریب و ناتواں کی معاشرے میں

عزت و توقیر (Honour) تھی

مگر آج کمتر (Small-minded) اور حقارت (Contempt) کی نگاہ سے

دیکھا جاتا ہے کل تک بچوں کو اسلامی تعلیمات اور

اسلامی روایات (Islamic Values) سے آشنائی تھی

مگر آج اُمت مسلمہ کے ہونہاروں کے جسموں میں یہود ونصاریٰ کے تہذیب و تمدن کا زہر

راسخ (Ingrained) کیا جا رہا ہے

کل تک رشتہ داروں (Blood Relation) سے خندہ پیشانی

سے ملا جاتا تھا

مگر آج رشتوں کا لحاظ دولت کی چمک دیکھ کر کیا جاتا ہے

کل تک اُمت مسلمہ کے حکمران مسجدوں کے امام ہوا کرتے تھے

مگر آج اقتدار کے نشہ میں مست (Intoxicated)

اور رنگ رلیوں میں مصروف نظر آتے ہیں

کل تک کسی دریا کے کنارے جانور کا پیاسہ مر جانے سے

اُمت مسلمہ کا حکمران

اللہ کریم کی بارگاہ میں خود کو باعث گرفت سمجھتا تھا

مگر آج یہود ونصاریٰ کی تعلیم سے لبریز حکمران انسانی خون کی ہولی کھیل کر

بھی خود کو آزاد خیال تصور کرتے ہیں

کل تک دین اسلام کا چاند گھر گھر میں اپنی چاندنی سے کرنیں بکھیرتا تھا

مگر آج پوری اُمت مسلمہ کے گھر گھر پر تاریکی (Pitch-black)

نے بسیرا (Constantly) کر رکھا ہے

کل تک دین اسلام کے غیور مسلمان اپنے اخلاق سے جانے

اور پہچانے جاتے تھے

مگر آج اسلامی معاشرے میں اخلاقیات کی تعریف کو ہی بدل دیا گیا ہے

کل تک صلہ رحمی ہر مسلمان کی شیانِ شان تھی اور سینے میں ہر انسان کے لیے رحمدلی کا

جذبہ بیدار تھا قطع نظر کے وہ کس مذہب سے تعلق رکھتا ہے

مگر آج ہر مسلمان کے دل میں اپنے ہی حقیقی بھائی سے انتہا درجے

کی عداوت نے جگہ لے رکھی ہے

کل تک اُمت مسلمہ کی مائیں اپنے بچوں کو دودھ پلاتے وقت

قرآن پاک سنایا کرتی تھی

مگر آج دودھ بھی بازار کا پلایا جاتا ہے اور کلام بھی بازار کا سنایا جاتا ہے

کل تک معاشرے میں سکون، محبت، اور شرم وحیا کی راج دھانی تھی

مگر آج ہر طرف بے حیائی اور بے غیرتی کو فروغ دیا جارہا ہے

ان سب حالات کو پیدا کیا گیا ہے

ایک گھناؤنی سازش کے ذریعہ اور وہ گھناؤنی سازش

صرف اور صرف یہود و نصاریٰ کا

سازشی نظام تعلیم ہے

تا قیامت ہو نہیں سکتا

اللہ کریم قرآن پاک میں ارشاد فرماتے ہیں

اور ہر گز تم سے یہود اور نصاریٰ راضی نہ ہونگے جب تک تم اُن کے دین کی پیروی نہ کرو تم فرمادو اللہ ہی کی ہدایت، ہدایت ہے اور اگر تو ان کی خواہشوں کا پیرو ہوا بعد اس کے کہ تجھے علم آچکا تو اللہ سے تیرا کوئی بچانے والا نہ ہو گا اور نہ مددگار

سورۃ البقرہ (۱۲۰)

اللہ کریم جو ہمارا مالک و خالق ہے ہماری ہر ہر سانس اس کے قبضہ قدرت میں ہے

۷۰ ماؤں سے زیادہ پیار اور شفقت فرمانے والے

غفور ورحیم نے جب واضع فرمادیا ہے

کہ یہود و نصاریٰ قیامت تک مسلمانوں کے دوست نہیں ہو سکتے تو پھر

کیسی دوستی؟؟؟ کیسا بھائی چارہ،؟؟؟ کیسا احساس؟؟؟

کیسا احسان؟؟؟ کیسی ہمدردی؟؟؟

قیامت تک ایسا ہو نہیں سکتا

یہ کبھی مسلمانوں کے ساتھ مخلص (Sincere) نہیں ہو سکتے

پھر کیوں ہم کو سمجھ نہیں آتی؟؟؟

کبھی ہم نے لمحہ بھر کے لئے ہی سہی

کبھی سوچا؟؟؟ کبھی غور کیا؟؟؟ کبھی فکر کی؟؟؟

ڈالراور پاؤنڈ

کیوں آئے دن

یہودونصاریٰ

لاکھوں کروڑوں ڈالراور پاؤنڈ

مسلم ممالک کودے رہاہے کہ تعلیم عام کروتعلیم عام کرو

تعلیم عام کرو۔۔۔۔۔۔۔۔تعلیم عام کرو۔۔۔۔۔۔۔۔تعلیم عام کرو

آخرکیوں؟؟؟آخرکیوں؟؟؟آخرکیوں

وہ ہمارااتناخیرخواہ(Well Wisher)بن رہاہے

آخرکیوں؟

وہ ماں باپ کی طرح ہمارے بچوں کوتعلیم دلوانے پرزوردے رہاہے

آخرکیوں؟؟؟

اس کوپوری اُمت مسلمہ کی نسلوں کے تعلیم یافتہ ہونے کی فکرلاحق ہے

آخرکیوں؟؟؟

بنیادی تعلیم(Basic Education)فری دلوانے پرزوردیتاہے

آخرکیوں؟؟؟

وہ ہم سے اتنی شفقت،محبت،پیار،اوراحسان جتلارہاہے

ایک لمحہ کے لیے ہی سہی۔۔۔۔۔۔خُدارا سوچوتوسہی

خُدارا سوچوتوسہی

آخرکیوں؟

زہریلا بیج

یقیناً اللہ کا ہر بندہ جو اللہ کریم اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کرتا ہے

اور دل میں اپنے دین کا درد رکھتا ہے

وہ ضرور ضرور یہ جانتا ہے کہ

یہود و نصاریٰ کا تشکیل کردہ نظام تعلیم ہی اُن کا وہ واحد (ہتھیار)

اور ایک زہریلا (بیج) ہے

جو یہود و نصاریٰ نے پوری اُمت مسلمہ کی زرخیز زمینوں میں بویا

اور آج کے دن تک اپنی من پسند فصل کو تیار کیئے جا رہا ہے

اس نظام تعلیم کی پاداش میں پوری اُمت مسلمہ کے معاشرے پر جو بھیانک

اثرات (Terrible Effect) مرتب ہو رہے ہیں

اس کا اندازہ آج ہر شخص کو بخوبی ہو گیا ہو گا

پھر کیوں سمجھ ہم کو ہے کہ آتی نہیں

ہائے !!!

سازشی نظام تعلیم

زہریلا ہتھیار

یہود و نصاریٰ کا یہ وہ زہریلا ہتھیار ہے جو اس نے پوری

اُمت مسلمہ کو موت سے بھی بدتر موت

مارنے کے لئے استعمال کیا اور کئے ہی جا رہا ہے

یہ زہریلا ہتھیار ہمارے مذہبی، سماجی، اخلاقی، معاشی، معاشرتی

زندگی کے ہر ہر پہلو پر

اپنے زہریلے اثرات مرتب کر چکا ہے

اس کے زہریلے اثرات ہم پر کچھ اس طرح سے اثر انداز ہو رہے ہیں کہ

ہم زندہ تو ہیں مگر موت سے بھی بدتر

ہم کھاتے پیتے تو ہیں مگر حلال و حرام کی تمیز سے بے نیاز ہیں

ہم تعلیم یافتہ تو کہلواتے ہیں مگر جاہل سے بھی بدتر عملی مظاہرہ کرتے ہیں

مگر افسوس ہم علم کے حقیقی مفہوم سے خود کو بیگانہ کر چکے

اللہ کریم نے اپنے فضل عظیم سے ہم کو تمام تر علوم کا منبع (Source) قرآن کریم کی

صورت میں عطا فرمایا علم کی فضیلت علم کی روشنی علم کی نورانیت ہم کو عطا فرمائی

علم کس قدر بلند و بالا اور ارفع و اعلیٰ تصور کا نام ہے

اہمیتِ تعلیم

اللہ کریم نے اس کی اہمیت اور قدر و منزلت کو ہم پر اُجاگر کرنے کے لیے

دین اسلام کی ابتداء بھی علم ہی سے کروائی

اللہ کریم نے ہمارے کریم آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سینہ اقدس میں

اِقراء

کا سبق اُتارا جس کے معنی ہے

پڑھنا

اس کا مفہوم اس قدر جامع (Comprehensive) اور مفصل (Elaborate) ہے

کہ ابتدائی تعلیم سے انتہائی تعلیم تک یہ درس دیا گیا کہ پڑھیے

اس بات کی سچائی سب پہ عیاں ہے کہ اسلام کی بنیاد علم کی شکل میں پڑی

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنھم نے بھی

علم کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنائے رکھا

خلفاء راشدین کے نزدیک بھی وہی زیادہ عزت و مرتبہ والا سمجھا جاتا

جس کے پاس علم کی دولت ہوتی

ہم مسلمانوں نے جب تک اسلامی نظام تعلیم سے اپنا تعلق (Connection) جوڑے رکھا

دنیا کے تخت و تاج ہمارے قدموں تلے رہے

اور جب سے یہود و نصاریٰ کے نظامِ تعلیم کے زہر سے آشنا ہوئے

تو دنیا کے سامنے رسوا(Disgrace)ہو گئے

یہ ہی ہماری پستی و گمراہی کی اصل وجہ بنی

اسی سازشی نظامِ تعلیم کی بدولت

آج تک اُمتِ مسلمہ گمراہی کے گھپ اندھیروں کی طرف گامزن ہے

علامہ اقبال رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں

خوش تو ہم بھی ہیں جوانوں کی ترقی سے مگر
لبِ خنداں سے نکل جاتی ہے فریاد بھی ساتھ
ہم سمجھتے تھے کہ لائے گی فراغت تعلیم
کیا خبر تھی کہ چلا آئے گا الحاد بھی ساتھ

ہماری کامیابی اسی میں ہے کہ ہم اپنا تعلق

اسلامی نظامِ تعلیم سے جوڑیں

اور پھر اس تعلق کو مضبوط سے مضبوط تر کرتے چلے جائیں

دنیا کی کوئی طاقت ہمارے راستے کی رکاوٹ نہیں بن سکے گی

اللہ کریم اپنے فضل و کرم سے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقہ سے پوری دنیا کی حکمرانی آج بھی ہم کو عطا فرما سکتے ہیں مگر سوچنا یہ ہے کہ کیا ہم اللہ کریم کے احکامات کی بجا آوری لا رہیں ہیں؟؟؟

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات پر عمل پیراہ ہیں؟؟؟

خُدارا اپنے اندر علم کی حقیقی شمع کو روشن کرنے کا عزم کرلو

انشااللہ عزوجل

اللہ کریم اپنے حبیب کریم کے صدقہ سے ہم کو ہمارا کھویا ہوا وقار واپس عطا فرما دیں گے

مسلمان بانی ہیں تمام تر علوم کے

ہم نے اپنے آباء سے جو علم کی میراث (Inheritance) پائی تھی

وہ ہم نے کھودی

تاریخ گواہ ہے کہ ۲۰۰ سال قبل ایک ہی نظام تعلیم ہوتا تھا

وہیں سے امام غزالی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ پیدا ہوئے وہیں سے ابن الہیثم

وہیں سے امام سیوطی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اور امام رازی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

اسلامی نظام تعلیم

جب تک ہم اسلامی نظام تعلیم کے امین تھے

تو ہمارے ہاں

عظیم سے عظیم تر ہستیاں (Great Men) جنم لیتی رہیں

یورپ اور مغرب کے طلبہ ء ہماری درس گاہوں میں آ آ کر فیض (Benevolence) پاتے

رہیآج بھی اگر کسی علم کی تاریخ کو اٹھا کر دیکھا جائے تو اس کے آغاز سے

پھوٹتی تحقیق (Basic Research)

پر مسلمان کا ہی نام نظر آئے گا

امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی

فقہ و قانون (Law&Jurisprudence) سے لے کر

ابن الرومیہ کی باٹنی(Botany) تک

ابن الہیثم کی بصریات(Optics) سے لے کر

بوعلی سینا کی طبیعیات(Physics) تک

الخوارزمی کی جیومیٹری(Geometry) سے لے

کرابوالحسن علی بن سلیمان کی ریاضی(Mathematics) تک

ابوبکر محمد بن زکریا کی ادوِیہ سازی(Pharmacology) سے لے

کرابوالقاسم بن عباس کی علم الجراحت(Surgery) تک

علی بن عیسیٰ کے طریقہ تجویزِ بے ہوشی(Anaesthesia) سے لے

کرجابر بن حیان کی کیمیاء(Chemistry) تک

یاقوت حموِی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی معجم(Dictionary) سے لے کر

امام غزالی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی عمرانیات(Sociology) تک

کوئی ایسا میدان نظر نہیں آتا جس میں مسلمانوں نے اپنی کارکردگی نہ دیکھائی ہو

حتیٰ کہ روشنی کی رفتار سے لیکر انعکاس اور انعطاف نور تک

نظریہ دوران خون، انسانی اعضاء کے آپریشن، آلات جراحی، آنکھ کی

ساخت سے لے کر طبعی ترازو تک

جن سے آج تک دُنیا مستفید(Gain) ہو رہی ہے

مگر وہ علم کے موتی کتابیں اپنے آباء کی

جو دیکھا اُن کو یورپ میں تو دل ہوتا ہے سیپار

جدید علوم وفنون کے یہ سب بانی

اللہ کریم کے احکامات پر بھی سختی سے عمل پیرا رہتے تھے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے والہانہ محبت اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

سنتِ مبارکہ پر عمل کرنا اُن سب کا شیوہ تھا

مگر افسوس آج ہمارے حکمران جو یہود و نصاریٰ کی کٹ پُتلیاں ہیں

انہیں کی بدولت یہود و نصاریٰ کا زہریلا بیج نظام تعلیم

کے ذریعہ پوری اُمت مسلمہ کی نسلوں میں بویا جا رہا ہے

علامہ اقبال رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں

ڈھونڈنے والا ستاروں کی گذر گاہوں کا

اپنے افکار کی دنیا میں سفر کر نہ سکا

جس نے سورج کی شعاعوں کو گرفتار کیا

زندگی کی شبِ تاریک سحر کر نہ سکا

ہمارے بچے پھولوں کی طرح ہیں اور یہ پھول صرف اور صرف

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات سے ہی مہک سکتے ہیں

دنیا اور آخرت میں یہی مہک اس کی پہچان بن جائے گی

آج ضرورت اس امر کی ہے کہ

ماں باپ

اپنے پھولوں سے اس مہک کو الگ نہ ہونے دیں اور ہمہ وقت اسلامی تعلیمات سے

ان کے اذہان قلوب کو معطر رکھنے کا ساماں مہیا کرنے کا بندوبست کرتے رہیں

اس عارضی دنیا میں سب سے بڑی یہ ہی کامیابی ہے

باقی صرف اور صرف بربادی ہے

اور ہر بربادی یہود و نصاریٰ کے

سازشی نظام تعلیم سے پیوستہ ہے

یہود و نصاریٰ کی باریک بینی

یہود و نصاریٰ ہم پہ کس قدر باریک بینی سے نظر رکھے ہوئے ہیں

آئیں زرا غور تو کریں

کہ کل تک ہمارے وہ بچے جو سکول و کالج تک اُستاد کی مار کے ڈر کی وجہ سے

یہود و نصاریٰ کا زہریلا دُودھ پینے سے بچ جاتے تھے

آج اُن کو بھی یہ دُودھ پلانے کے لئے ہر سکول کے باہر باقاعدہ

یہ بورڈ چسپاں کر دیا گیا ہے

" مار نہیں پیار "

شیخ سعدی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں

وہ بچہ جو اُستاد کی سختی نہیں جھیلتا، اسے زمانے کی سختیاں جھیلنا پڑتی ہیں

جاگو مسلمانوں جاگو

اگر چاہتے ہو کہ تمھاری نسلوں میں کوئی اسلام کا نام لینے والا باقی رہ جائے

تو آج جاگنا ہوگا، خود کو بدلنا ہوگا

کافر سے دوستی

قرآنِ پاک میں اللہ کریم فرماتے ہیں

اے ایمان والو کافروں کو دوست نہ بناؤ مسلمانوں کے سوا

کیا یہ چاہتے ہو کہ اپنے اوپر اللہ کے لئے صریح (اعلانیہ) حجت (جھگڑا) کرلو

سورت النسآء: آیت مبارکہ (۱۴۴)

اللہ کریم جو تمام جہانوں کا خالق و مالک ہے

ہماری رہنمائی کے لیے اپنی مقدس کتاب میں کھول کھول کر ہم

گنہاہ گاروں کو متنبع (Warn) فرما رہا ہے کہ

یہود و نصاریٰ ہمارے دوست نہیں بن سکتے

اپنے اللہ کریم کے فرمان پر کب عمل کرنا شروع کریں گے؟؟؟ یاد رکھو

جو قوم علم سے محروم ہوتی ہے وہ زمانے میں کسی بھی اہم کردار کو نبھانے

سے بھی قاصر رہتی ہے

اپنے علم، تہذیب و تمدن کو چھوڑنے والی قومیں

غلامی کا طوق گلے میں ڈالے

گھپ اندھیروں میں روشنی کی تلاش میں مارے مارے پھرتی ہیں

علم روشنی ہے

علم کی مثال، روشنی کی سی ہے

اگر

کسی تاریک کمرہ میں سانپ بھی ہو، بچھو بھی اور دوسرے تکلیف دے

کیڑے مکوڑے بھی ہوں اور آپ ان کو مارنے بھگانے کیلئے

جتنی بھی تگ و دو کریں گے کامیاب نہ ہو سکے گے

مگر ایک صرف ایک چراغ جلا کر رکھ دیں

تو آپ دیکھیں گے سب خطرناک اور جان لیوا حشرات

خود بخد وہاں سے اپنا بسیرا اُٹھالیں گے

ایسا اس لئے ہوا کیوں کے اندھیرا ہی ان کی پناہ گاہ تھی

یہی کیفیت آج اسلامی معاشرے کی ہے

ایک حقیقت جس سے اُمت مسلمہ کا ہر فرد جانتا ہے

۲۰۰ سال قبل اُمت مسلمہ کے صرف دینی تعلیم کے ادارے ہوا کرتے تھے

جو مدرسہ، جامعہ، دار علوم، کے ناموں سے جانے جاتے تھے مگر آج یہ سب

سکول، کالج، یونیورسٹی، اکیڈمی کی چکا چوند میں

ڈھندلائے جا چکے ہیں

زہریلا انجکشن

آج یہود ونصاریٰ کا سازشی نظام تعلیم

اندھیرے کمرے میں پنپنے والے سانپوں، بچھوؤں، کیڑے مکوڑوں

کا زہر نکال کر

نظام تعلیم کی صورت میں اس کا انجکشن تیار کر کے ہماری نسلوں کو ہمارے ہی لوگوں

سے لگوا رہا ہے کیا آج اس زہریلے انجکشن سے کوئی اپنے لخت جگر کو بچا سکتا ہے؟؟؟

یہ زہریلا انجکشن جو گلی گلی، محلّہ محلّہ، شہر شہر الغرض

اسلامی ممالک کے کونے کونے میں پہنچانے کے لیے

یہود ونصاریٰ اربوں کھربوں ڈالر اور پونڈ دے رہا ہے

کیا آج کوئی اس زہریلے انجکشن کی ترسیل کو کوئی روک (Seal) سکتا ہے؟؟؟

کبھی لمحہ بھر کے لئے ہی سہی

خدارا !!!

سوچو تو سہی

ہم اپنے ہی ہاتھوں سے اپنی ہی نسلوں کو زہریلا انجکشن لگا رہے ہیں

کیوں؟؟؟ کیوں؟؟؟ آخر کیوں؟؟؟

شعور کو جگانا ہوگا

ہمارے ارد گرد یہود و نصاریٰ کے سازشی نظام تعلیم کا جو جال بچھایا جا چکا ہے

کیا یہ سب تعلیمی ادارے پیسہ کمانے کے کارخانے نہیں؟؟؟

کیا سرمایادار، بیوروکریٹ کیا ان اداروں کی پشت پناہی نہیں کر رہے؟؟؟

کیا اس سازشی نظام تعلیم کے ذریعہ سے ہماری نسل نو

کو اچھا سنگر، اچھا بیوروکریٹ، نہیں بنایا جا رہا؟؟؟

کیا یہود و نصاریٰ کے سازشی نظام تعلیم کے تحت چلنے والے یہ تمام

تعلیمی ادارے اسلامی تعلیمات سے بیزار نظر نہیں آتے؟؟؟

اسلامی تعلیم ان اداروں میں اشکِ بلبل سے زیادہ کچھ بھی نہیں

بچوں کو مسلمان ہونے کا بے نام سا احساس دیا جانے کے سوا اور کچھ بھی نہیں ملتا

وہ نظام تعلیم جو مسلمان کو اللہ کریم کی بڑائی، کبریائی اور

معرفت کی دہلیز تک نہیں پہنچاتا

وہ اسلامی نظام تعلیم نہیں کافرانہ نظام تعلیم ہے

حضرت ابوالحسن خرقانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں

علم سے زیادہ مفید یہ ہے کہ تم اس پر عمل کرو اور سب سے اچھا وہ علم ہے

جو تم پر فرض ہے

سب سے زیادہ نعمت خداوندیِ علم ہے اپنی زندگی کو علم سے مزئین کرو

علم تمھاری ایسے حفاظت کرتا ہے جیسے ماں اپنے بچے کی حفاظت کرتی ہے

مگر آج

یہود و نصاریٰ کے سازشی نظام تعلیم کی ظاہری چمک دمک سے

پوری اُمت مسلمہ سحر زدہ ہو چکی ہے

اس کے خوفناک نتائج جو روز روشن کی طرح ہم سب پر عیاں ہیں

کیوں ہم ان کو پیش نظر نہیں رکھتے ؟؟؟

علم کو کوئی چُرا نہیں سکتا

مگر مال و دولت تو دنیا کی طرح فانی ہے اور ہر فانی شئے کو مٹ جانا ہے

دنیا کی مال و دولت عارضی ہے

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کا قول ہے

مجھے دنیا کی دولت سے کیا کام

جس کے

حلال میں حساب ہو

اور

حرام میں عذاب ہو

سکول و کالج کی تباہ کاریاں آج ہر مسلمان پر روز روشن کی طرح عیاں ہیں

مگر کمال حیرت ہے کہ پھر بھی سب خاموش ہیں

آخر کیوں؟؟؟؟ آخر کیوں؟؟؟؟ آخر کیوں؟؟؟؟

شرم مگر تم کو ہے کہ آتی نہیں

آہ! اسلام تیرے چاہنے والے نہ رہے
جن کا تو چاند تھا ، افسوس وہ ہالے نہ رہے

یہود و نصاریٰ کے سازشی نظام تعلیم کے ذریعہ ان کے تہذب و تمدن کا رنگ
اُمت مسلمہ پر کچھ اس قدر چڑھ چکا ہے
جس کی ایک نہایت چھوٹی سی مگر نہایت حقیقت پر مبنی مثال
جو ہو سکتا ہے ہمارے مردہ ضمیروں کو جھنجھوڑنے کے لیے کافی ثابت ہو
سکول و کالج میں مینہ بازار (Varity Show) یا شادی بیاہ پر ہم اپنی ہی
بہن، بیٹی، کا ناچ دیکھ کر ذرا شرم محسوس نہیں کرتے
اور بے اختیار یہ الفاظ منہ سے نکل ہی جاتے ہیں
(((واہ بھئی واہ آج تو بیٹی نے کمال ہی کر دیا)))
افسوس صد کروڑ افسوس
ماں باپ نے کبھی سوچا۔۔۔۔کبھی یہ بھی فکر کی۔۔۔۔۔کہ کونسی تعلیم کے
حصول کے لیے وہ اپنی پھول جیسی بیٹی کو سکول و کالج میں بھیج رہے ہیں
کِن مقاصد کو سامنے رکھتے ہوئے وہ اپنی معصوم سی بیٹی کو ان اداروں میں خود چھوڑ کر آتے ہیں؟؟؟
اِن اداروں میں رائج یہود و نصاریٰ کا سازشی نظام تعلیم ہماری بہن، بیٹی کو کون سی تعلیم
کے زیور سے آراستہ کر رہا ہے؟؟؟

کس طرح کے تعلیمی ماحول میں ہماری معصوم سی شہزادی نشونما پا رہی ہے؟؟؟

اس بات کو جاننے، پرکھنے اور مشاہدہ کے لئے پورا معاشرہ موجود ہے

کیا آج ہماری، بہن، بیٹی اللہ کریم کے احکامات پر عمل پیرا ہے؟؟؟

یا ارکانِ اسلام سے بھی بے خبر ہو چکی ہے؟؟؟

کیا آج ہماری، بہن، بیٹی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

اطاعت و محبت سے سرشار نظر آتی ہے؟؟؟

یا وہ اپنی اطاعت و محبت کا پیکر کسی اور کو بنائے بیٹھی ہے؟؟؟

کیا آج ہماری، بہن، بیٹی کی آئیڈیل

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ

حضرت فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ

جیسی یہ پاکیزہ ہستیاں ہیں

یا فلموں، ڈراموں کی بے حیا، بے شرم، بے غیرت اداکارائیں؟؟؟

کیا آج ہماری، بہن، بیٹی خود کو باپردہ رکھنے کو ترجیح دیتی ہے؟؟؟

یا بے پردگی، بے حیائی کو فروغ دے رہی ہے؟؟؟

کیا آج ہماری، بہن، بیٹی تلاوتِ قرآنِ پاک

اور اسلامی تعلیمات کو ترجیح دیتی ہے

یا موبائل فون، انٹرنیٹ اور ٹیلی وژن، اور ملٹی میڈیا کی

دنیا میں گُم ہوتی جا رہی ہے؟؟؟

کیا آج ہماری، بہن، بیٹی دین اسلام کی تعلیمات سے آشنا ہے

یا بے حیائی اور لاعلمی کی دُنیا سے مخمور ہے ؟؟؟

کیا آج ہماری، بہن، بیٹی معاشرے کے ناسوروں کے ہاتھوں محفوظ ہے؟؟؟

یا معاشرے کے ناسوروں کے ہاتھوں ایک کھلونا بنتی جارہی ہے؟؟؟

کیا آج ہماری، بہن، بیٹی گھر میں رہنے کو زیادہ ترجیح دیتی ہے

یا بازاروں، پارکوں، میں گھومنے پھرنے کو ترجیح دیتی ہے؟؟؟

کیا آج ہماری بہن، بیٹی دائرہ اسلام میں رہتے ہوئے

اپنے فرائض سرانجام دے رہی ہے

یا فرائض کے معانی و مفہوم تک کو نہیں جانتی؟؟؟

کیا آج ہماری بہن، بیٹی علم دین کی روشنی سے خود کو منور کرتے ہوئے

آنے والی نسلوں کے مستقبل کو روشن بنانے کے قابل ہے یا

بذاتِ خود تاریکی کی پستیوں کا شکار ہوتی جارہی ہے؟؟؟

کیا آج ہماری بہن، بیٹی محرم اور نامحرم رشتوں میں تمیز کر سکتی ہے

یا روشن خیالی نے اسکی آنکھوں پر سیاہ پٹی باندھ رکھی ہے؟؟؟

کیا آج ہماری بہن، بیٹی ان سب عادات کا حصّہ تو نہیں بن چکی؟؟؟

میرے عزیز بھائیو!!! آج تو سوچنا ہوگا کہ آخر قصور کس کا؟؟؟

خُدارا سوچو تو سہی آج تو سوچنا ہی ہوگا۔ غور تو کرو

کیا یہ سب کچھ نظام تعلیم کی بدولت نہیں ہوا؟؟؟

یقیناً

یہ سب یہود و نصاریٰ کے نظام تعلیم کے رنگ میں رنگی جا چکی ہیں

مگر افسوس!!!

قطع نظر اس سے کہ ہماری بہن، بیٹی کیا سے کیا ہوتی جارہی ہے

آج ہمارے پاس وقت ہی نہیں یہ سب کچھ جاننے کے لئے

صد افسوس آج ہم کس قدر بے حس ہو چکے ہیں

سازشی نظام تعلیم کی بدولت منظر عام پر آنے والے ہزاروں ناسوروں میں سے

ایک ناسور

جہیز

ہے جو اِسی نظام تعلیم کی بدولت معرضِ وجود میں آیا ہے

ہماری بہنوں، بیٹیوں کی ایک تعداد ہے جو ازدواجی رشتوں کے بندھن سے

محروم رہ جاتی ہیں وجہ صرف اور صرف جہیز اور مالی پسماندگی ہے

اسلامی نظام تعلیم سے دوری کی بنا پر ہی

مغربی نظام تعلیم کی پاداش میں یہ ناسور آج جڑ پکڑ چکا ہے

آج اگر ہم گردونواح کا مشاہدہ کریں تو بات نہایت واضح طور سے سمجھ میں آ جائے گی

کہ

ہماری ہر بربادی کی بنیادی وجہ صرف اور صرف ایک ہی وجہ ہے

سازشی نظام تعلیم

اسلامی تعلیمات سے آگاہی نہ صرف دنیا میں جینے کا ڈھنگ سیکھاتی ہے

بلکہ

اللہ کریم کی معرفت اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کا درس بھی دیتی ہے

اوران سب کا حصول صرف اور صرف اسلامی نظام تعلیم سے ہی ممکن ہے

کیونکہ

بدی کے اندھیرے علم کی روشنی سے ہی چھٹ سکتے ہیں

اور علم کی حقیقی روشنی

اسلامی نظام تعلیم ہے

فکرِ دنیا

آج والدین کو

فکر ہے تو بس یہ کہ بیٹی کو پڑھانے لکھانے سے رشتہ مل جائے گا

اور اس کی شادی کسی اچھے گھرانے میں ہو جائے گی

توجہ ہے تو صرف اس بات کی طرف کہ پڑھائی میں کوئی کسر باقی نہ رہ جائے

مگر افسوس یہ فکر نہیں کہ یہود و نصاریٰ کی سازشی تعلیم کے حصول سے

کیا ہماری بہن، بیٹی کا ایمان اور حیا بھی سلامت رہا ہوگا ؟؟؟

سکول و کالج میں کیا کیا ہوتا ہے اور ہمارے بچے کس رنگ ڈھنگ

سے دوچار ہو رہے ہیں

میں سمجھتا ہوں یہاں اُن تفصیلات کو مزید لکھنے کی ضرورت نہیں

کیونکہ والدین اِن اداروں میں رائج یہود و نصاریٰ کے سازشی نظام تعلیم کے

حوالے سے بچوں پر ہونے والے

منفی اثرات کا بخوبی علم رکھتے ہیں

علامہ اقبال رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں

تعلیم کے تیزاب میں ڈال اس کی خُودی کو

جب ہو جائے ملائم تو چاہے جدھر اِسے پھیر

زہریلا پانی

کب سوچیں گے ہم کہ مغربی نظامِ تعلیم

جو نہایت زہریلے پانی کی صورت میں اُمت مسلمہ کی

زرخیز زمینوں کو دیا جا رہا ہے

یہ وہ زہریلا پانی ہے

جس سے اُمت مسلمہ کی نسلوں کو سیراب کر کے بربادی کی آخری حدوں

تک پہنچا دیا گیا ہے آج والدین کو خاموش نہیں رہنا ہے

آنکھیں بند نہیں کرنا ہے

بلکہ

حقیقت کا سامنا کرتے ہوئے

مردانہ وار مقابلہ کرنا ہے

اللہ کریم اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیا گیا وعدہ

جو

کلمہ توحید پڑھتے وقت کیا تھا

اور

دائرہ اسلام میں داخل ہوئے تھے

آج وقت آ گیا ہے کہ اُس وعدہ کو وفا کیا جائے

جاگو !!! جاگو !!! خُدارا جاگو اور ہوش کے ناخن لو

دین اسلام جو قیامت تک کے لیے سراسر فلاح وسلامتی

والا دین ہے اور یہی دین حق ہے جو

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقہ سے

اللہ کریم نے ہم گناہ گاروں کے لئے دین اسلام کو پسند کیا

آج

اس دین کا سچا خادم بن کر دکھانے کا وقت آ گیا ہے

جاگو۔۔۔جاگو۔۔۔جاگو

آج تو غفلت کی نیند سے جاگنا ہی ہوگا

خُدارا !!! جاگ جاؤ !!! ہوش کرو !!! غور تو کرو !!!

علامہ اقبال رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں

نظر آتے نہیں بے پردہ حقائق اُن کو
آنکھ جن کی ہوئی محکومی و تقلید سے کور
زندہ کر سکتی ہے ایران و عرب کو کیونکر
یہ فرنگی مدنیّت کہ جو ہے خود لبِ گور

اکبرالہ آبادی نے افرنگ کی اس سازش کو بڑے احسن انداز میں بے نقاب کیا ہے

توپ کھسکی ، پروفیسر آئے
جب نسولہ ہٹا تو رندا ہے

اُمتِ مُسلمہ کی بربادی

ہمارے اسلاف تمام علوم کے نہ صرف بانی ہیں بلکہ ہمارے راہنما بھی ہیں

مگر افسوس آج یہود و نصاریٰ کی سازشی تعلیم

تمام اسلامی ممالک پر اس قدر غالب آچکی ہے

کہ آج تمام تر ترقیوں کا انحصار اسی تعلیم پر کیا جا رہا ہے

آج والدین اپنے نونہالوں کو مشنری (Convent) اسکولوں میں

داخل کروا رہے ہیں تا کہ بچہ فر فر انگریزی میں گفتگو کر سکے

سائنسی علوم کا ماہر بن سکے

معلومات عامہ (General Knowledge) کا ذخیرہ (Stock) جمع کر سکے

دنیا کی چند روزہ زندگی میں ہر پل جد و جہد کرنے کا مقصد

صرف اور صرف اس لئے کہ وہ کوئی اچھا سا عہدہ (Designation)

حاصل کر سکے اور زندگی کی ہر آسائش کو پا سکے

قطع نظر (Regardless) اس کے کہ وہ

ایسا مسلمان بھی بن سکے ہو جو اللہ کریم اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے

محبت کرنے والا بھی ہو

ماں باپ کا باادب اور فرمابردار بھی ہو

اچھا مسلمان، سچا مسلمان، پاکیزہ مسلمان

رحمدل مسلمان، غیرت مند مسلمان بنے یا نہ بنے

بس علومِ جدیدہ کا ماہر ضرور بن جائے بھلے اس کے دین، ایمان، عقیدہ، کا

دیوالیہ (Insolvent) ہی کیوں نہ نکل جائے

اُسے کن کن اخلاقی قدروں کا حامل ہونا چاہیے؟؟؟

اور کیا کیا فرائض وواجبات ادا کرنے چاہیے؟؟؟

اس کا عقیدہ ونظریہ کیا ہونا چاہیے؟؟؟

آج والدین کو اس سے کوئی سروکار نہیں

فانی دنیا کی فانی دولت نے ہر کسی کو اندھا کر دیا ہے

ہمارے ہونہاروں کے ہر روز دن کے ۵ سے ۸ گھنٹے سکول وکالج کے

لادینی اور مغربی طرز سے مزّین ماحول میں گزرتے ہیں

پھر گھر واپسی کے بعد ایک بار پھر سکول وکالج کی طرح کے ہی دوسرے ادارے

مثلاً

اکیڈمی، ٹیوشن، ہوم ٹیوٹر، وغیرہ کا دَور شروع ہوتا ہے

جس کا مقصد بھی سکول وکالج ہی کی طرح

صرف اور صرف روشن خیال بُت (سازشی نظام تعلیم کے ذریعہ) تراشنا ہوتا ہے

افسوس

ہمارا دین

جو دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی

سراسر بھلائی، رحمت اور کامیابی کی ضمانت ہے

اس کے حصول کے لئے والدین کیا خوب اہتمام کرتے ہیں

گھر میں ہی ایک مولوی صاحب کولگوا رکھا ہوتا ہے جو صرف اور صرف قرآن پاک پڑھاتے ہیں
اور وہ حضرت بھی ماشاءاللہ ہر روز آتے ہیں اور ۱۰ اسے ۱۵ منٹ میں
فارغ ہو کر اپنا راستہ ناپتے ہیں
والدین بچوں کو صرف قرآن مجید پڑھا کر سمجھتے ہیں کہ
دین اسلام کا حق ادا کر دیا

علامہ اقبال رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں

یہ شہادت گہ الفت میں قدم رکھنا ہے
لوگ آساں سمجھتے ہیں مسلماں ہونا

حضرت شیخ سعدی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں

" عقلمند اور بے وقوفوں میں کچھ نہ کچھ عیب ضرور ہوتا ہے
مگر عقلمند اپنے عیب خود دیکھتا ہے اور بے وقوفوں کے عیب دنیا دیکھتی ہے"

نہ ہی ہم نے کبھی یہ سوچا اور نہ ہی اس کی کوئی فِکر
بس نام کہ رہ گے ہیں مسلم اور بس یہی ہے ہمارا ذِکر

قطب زماں میاں شیر ربانی رحمتہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

انگریزی تعلیم دینے والے مدرسے اب عام ہوگئے ہیں
جس کی وجہ سے ادب اُٹھ گیا ہے
(بحوالہ خطبات شیر ربانی ص ۱۶۸)

دنیا ایک دھوکہ ہے

صرف ایک بار اپنے ایمان کو جگا کر دین اسلام کا سچا سپاہی بنتے ہوئے
خود سے ایک سوال کریں
انشاءاللہ آپ کا ضمیر (Conscience) اگر مردہ نہیں ہوا تو جواب ضرور ملے گا
کیا فائدہ ایسے علم کا جو دین سے دوری، اللہ کریم اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
تعلق کو کمزور کرنے کا سبب بن رہا ہو
کیا فائدہ ایسے علم کا جو دین اسلام کے بنیادی ارکان نماز، روزہ، حج
زکوۃ سے غافل کرے
اور قرآن پاک کی تلاوت اور فہم کے قابل نہ بنا سکے
کیا فائدہ ایسے علم کا جو والدین کا ادب واحترام، اخوت ومحبت
ہمدردی و بھائی چارگی کے جذبات کو موء جزن نہ کر سکے
جس نظام تعلیم کی ڈگریاں ذہن کو اسلامی تعلیمات سے بیزار (Indisposition) کر دیں اور
ذہنی وفکری ارتداد (Receancy) کے ذریعہ دین و دنیا برباد ہو جائے
اور سکون وراحت ہمیشہ کے لیے رخصت ہو جائے
کیا اس علم کے حصول کے لئے ہم تگ ودو کر رہے ہیں؟؟؟

علامہ اقبال رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں

وہ زمانے میں معزز تھے مسلماں ہو کر
اور تم خوار ہوئے تارکِ قرآں ہو کر

آج ضرورت اس امر کی ہے کہ والدین اپنے ہونہاروں
مستقبل کے معماروں کے
اذہان وقلوب میں اسلام کی ہمہ گیراور آفاقی برکات کو
راسخ (Ingrained) کرسکیں
اورتمام علوم کی اساس (Base) دین اسلام کوسامنے رکھتے ہوئے
تربیت جیسے مقدس فرائض کوسرانجام دے سکیں
اللہ کریم ہمارے گناہ معاف فرمادیجئے اور ہم سے راضی ہوجائیں
اپنے پیارے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقہ سے
پوری اُمت مسلمہ میں کوئی ایسا
مردمومن عطا فرمادیجئے جو پوری دنیا میں
پھر سے ایک بار اسلامی نظام تعلیم کا پرچم بلند کرسکے
(آمین یاربُ العلمین)

اسلامی نظام تعلیم میں ہماری بقا ہے

اسلامی نظام تعلیم کی روح سے فلسفہ، تمدن، طبعیات، طب، ریاضی، الغرض

تمام تر علوم کا اسلامی نقطہ نظر سے ناقدانہ مطالعہ کیا جائے

نصاب کی کتابوں میں مسلمانوں کے شاندار کارنامے جو ابھی تک

مختلف کتب خانوں میں پنہاں (Hidden) ہیں

اُن کا اَحیاء کیا جائے

جس کی آج کے اس پرُفتن دور میں

اَشد ضرورت ہے تا کہ ہمارے نوجوان

اپنے تابناک (Actinoid) ماضی سے باخبر رہ سکیں

اور مغربی بے خدا علم کی مرعوبیت (Defeatist) سے باہر نکلیں

اور ان پر اس بات کو واضع کیا جائے کہ

اسلامی نظام تعلیم

کی اہمیت

ہر دور میں زندہ و جاوید رہی ہے اور قیامت تک رہے گی

علامہ اقبال رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

خواتین کی تعلیم کو بہت اہمیت دیتے ہیں مگر
یہود و نصاریٰ کے اس نظام تعلیم کے
وہ بھی نہ صرف سخت خلاف تھے بلکہ اپنی شاعری میں
مغربی نظام تعلیم کو لے کر فرماتے ہیں

لڑکیاں پڑھ رہیں ہیں انگریزی
قوم نے ڈھونڈ لی فلاح کی راہ
رَوش مغربی ہے مدنظر
وضع مشرق کو جانتے ہیں گناہ
یہ ڈراما دکھائے گا کیا سین
پردہ اٹھنے کی منتظر ہے نگاہ

خُدارا جاگ جاؤ!!!
یہود و نصاریٰ کا سازشی نظام تعلیم کا زہریلا دودھ
مت پلاؤ یہ زہریلا دودھ اپنے ننھے سے معصوم لخت جگر کو مت پلاؤ!!!
آج اگر والدین خود کو زمانہ ء طالب علمی میں لے جا کر صرف ایک بار
جی ہاں صرف ایک بار یہ سوچیں

تو یقیناً اُن پر یہود و نصاریٰ کی یہ سازش خود بخود

روز روشن کی طرح عیاں ہو جائے گی

کہ کس طرح میٹھا زہر ہماری نسلوں میں سرایت کرتا ہی چلا جا رہا ہے

سکول و کالج میں ہمارے نونہالوں کو زیادہ خرچ کرنا، فیشن ایبل بننا سکھایا جاتا ہے

خراب صحبتوں سے صحت اور مذہب دونوں برباد ہو جاتے ہیں

نونہال کالج سے باہر آئے تو اگر خاطر خواہ نوکری مل گئی تو

"صاحب بہادر"

بن گئے کہ نہ

ماں کا ادب جانیں، نہ باپ کو پہچانیں

نہ بیوی کے حقوق کی خبر، نہ اولاد کی پرورش سے واقف

ان کے ذہن میں اعلیٰ ترقی یہ آئی کہ ہم کو لوگ "انگریز" سمجھیں

بھلا اپنے آپ کو دوسری قوم میں فنا کر دینا بھی کوئی ترقی ہے

اگر کوئی معقول جگہ نہ ملی تو ان مغرب زدہ بے چاروں کو بہت مصیبت سے دو چار ہونا پڑتا ہے

کیونکہ کالج میں

خرچ کرنا سیکھا ، کمانا نہ سیکھا کھانا سیکھا ، کھلانا نہ سیکھا

اپنا کام نوکروں سے کرانا سیکھا ، خود کرنا نہ سیکھا

نہ پڑھتے تو سو طرح کھاتے کما کر

وہ کھو گئے اور ، تعلیم پا کر

اب یہ لوگ کالج کی سی زندگی گزارنے کے لئے "شریف بدمعاش" بنتے ہیں اکثر ڈاکو

"تعلیم یافتہ گریجویٹ" پائے گئے ہیں، یہ وہی لوگ ہیں (خوب پہچان لو) تعلیم یافتہ

(اسلامی زندگی صفحہ ۲۲،۲۱)

سازشی پنجے

والدین اپنے زمانہء طالب علمی میں ان تہواروں (Heortology) کا

نام تک نہ جانتے تھے جو آج کچھ اس طرح کے ناموں سے موسوم ہیں

مدر ڈے (Mother Day) فادر ڈے (Father Day)

ویلنٹائن ڈے (Valentine Day)

ٹیچر ڈے (Teacher Day) روز ڈے (Rose Day)

مینا بازار (Fun Fare) ہولی (Holi) چاٹی ریس (Chati Race)

فیشن شو (Fashion Show) میوزکل شو (Musical Show)

اپریل فول (April Fool) ورائٹی شو (Variety Show)

وغیرہ وغیرہ

یہود و نصاریٰ کا تعلیمی نظام SLOW POISON کی طرح

پوری اُمت مسلمہ میں اس قدر سرائیت کر چکا ہے

کہ اب والدین یہود و نصاریٰ کے ان تہواروں کو اپنے بچوں کے ساتھ

منانے سے پہلے ایک لمحہ کے لئے بھی یہ نہیں سوچتے کہ

یہودیوں اور عیسائیوں کے ان تہوراوں کا

ہمارے اسلامی تہذیب و تمدن سے کیا کوئی واسطہ بھی ہے کہ نہیں ؟؟؟

غیرت ایمانی ، جذبہ جہاد ، جو اُمت مسلمہ کا ایک آہنی ہتھیار رہوا کرتا تھا

وہ کس قدر آج زنگ آلود ہو چکا ہے

خُدارا !!!

اب اس زنگ کو اُتارنا ہی ہوگا

علامہ اقبال رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں

علم کی جستجو جس رنگ میں بھی کی جائے عبادت کی ایک شکل ہے

علامہ اقبال رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی پوری شاعری میں جو بنیادی نقطہ نظر پیش کیا ہے وہ یا تو فلسفہِ خودی ہے اور یا مردِ مجاہد، شاہین صفت نوجوان اور فقرِ غیور کی شان و عظمت کا بیان ہے

نوجوانوں کو میری آہ سحر دے پھر ان شاہین بچوں کو بال و پر دے
خدایا آرزو میری یہی ہے میرا نور بصیرت عام کر دے

آپ چاہتے تھے کہ مسلمان طلبہ

نہ صرف کردار و عمل کے لحاظ سے یادگار اسلاف بنیں

بلکہ

علم و تحقیق میں علمائے ربانی کا نمونہ بھی بنیں

سبق پڑھ پھر صداقت کا عدالت کا شجاعت کا
لیا جائے گا تجھ سے کام پھر دُنیا کی امامت کا

کاش کہ میری ادنیٰ سی کوشش کی اصل روح اُمت مسلمہ کی سمجھ میں اپنا اثر پھونک دے

اور دین و دنیا کی حقیقت سے آشکار ہو جائے

عمر لمحہ بہ لمحہ گزرتی جاوئے ہے
ہوش مگر تم کو نہ آوئے ہے
دین بھی گیا دنیا بھی گئی کیا ہوا حاصل
سازشی تعلیم تم سے سب کچھ لے جاوئے ہے

ننھے فرشتے

ہمارا بچہ جو ایک پھول ہے ایک فرشتہ کی مانند ہے زرا غور کریں

خُدارا غور تو کریں!!!

باغ کا مالی بھی جب کوئی پودا لگاتا ہے تو پودے کی حفاظت کے لیے ایک

چھڑی بھی ساتھ لگا دیتا ہے تا کہ ننھا سا پودا سیدھا پروان چڑھے

مگر افسوس!!!

ہمارا ننھا سا بچہ جس کو پودے سے بھی کہیں زیادہ

حفاظت کی ضرورت ہوتی ہے

ہم اپنے معصوم سے پھول کی پرواہ تک نہیں کرتے

افسوس صد افسوس!!!

پرواہ کرتے ہیں تو وہ بھی صرف اس معاملہ میں کہ

ہمارا شہزادہ، ہماری شہزادی سکول وقت پر جائے، ٹیوشن وقت پر جائے

اُس کے کھیلنے کا کیا وقت ہے، سونے کا کیا وقت ہے

اُس کے عمدہ کپڑے بنوانے ہیں، اعلیٰ سہولیات زندگی فراہم کرنا ہیں

اس ڈور دھوپ میں ہر نئے دن کا ہی یہی معمول یہی فکر یہی جستجو رہتی ہے

مگر افسوس!!!

ایک دن میں پانچ وقت کی نماز جو اللہ کریم نے تمام مسلمانوں پر

مقررہ اوقات پر ادا کرنے کا حکم دیا ہے

اور یہ حکم ہمارے بیٹے اور بیٹی پر بھی صادر ہوتا ہے

مگر افسوس!!! فرض نماز

اللہ کریم کے حضور ادائیگی سے رہ جاتی ہے

مگر صد افسوس اس پر کہ والدین کے ماتھے پر بل تک نہیں پڑتا

کبھی تو سوچو کہ آخر کیوں؟؟؟

ہم خود کو اللہ کریم کے بندے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اُمتی

کہلوانے والے کیوں اپنے دین اسلام سے

اتنی غفلت برت رہے ہیں؟؟؟

کبھی سوچو تو سہی کہ آخر کیوں؟؟؟

سوال پیدا ہوتا ہے

کہ

وہ کون سے ایسے عوامل ہیں جو دین اسلام کے احکامات سے

ہم کو دور کیئے جا رہے ہیں؟؟؟

جواب ملتا ہے

صرف اور صرف ایک ہی عامل ہے

سازشی نظام تعلیم

سازشی نظام تعلیم

سازشی نظام تعلیم کی پاداش میں ہمارا ذہن دین اسلام سے اس قدر دُور
کر دیا گیا ہے کہ آج ہم دین اسلام کے بنیادی احکامات تک نہیں جانتے
مال وزر کی تقسیم، دنیاوی رکھ رکھاؤ، خوشی غمی، صحت و بیماری
اور طرح طرح کے معاملات میں خوب سوچ و بچار اور غور و فکر کرتے ہیں
مگر ہم نے اپنے دین کے متعلق نہ ہی کبھی جاننے کی کوشش کی
اور نہ ہی کبھی غور و فکر کیا
بس جو دل میں آئے کرتے ہیں اور کیئے ہی جا رہے ہیں
علم حاصل کرنے کی جس قدر اہمیت دین اسلام نے اُجاگر کی ہے
اتنی کسی اور مذہب میں نہیں ملتی
اس کا اندازہ قرآنِ پاک کی پہلی وحی کے نزول سے لگایا جا سکتا ہے
اس میں تخلیق انسانی کے ساتھ تعلیمِ انسانی ہی کا بیان ہے
تعلیم ہی وہ جوہر ہے جو حضرتِ انسان کو دوسری تمام مخلوقات سے
ممتاز (Distinguished) اور اعلیٰ و اشرف بناتی ہے
وہ علم ہی کی طاقت تھی جس نے سیدنا حضرت آدم علیہ السلام کو
فرشتوں پر فوقیت دی اور مسجودِ ملائکہ بنایا

ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمانِ عالیشان کا مفہوم ہے

علم اسلام کی زندگی ہے

یعنی اسلام کا تمام تر دارومدار علم پر ہی منحصر ہے

علم ہی سے اللہ کریم کی اور اللہ کریم کے احکامات کی معرفت

اور رضا کا پتہ چلتا ہے

جو درحقیقت فلاحِ دین کی بنیاد ہے اس لئے ضروری ہے کہ

ہم دینی علوم سیکھ کر

اللہ کریم اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اپنے رشتہ کو مضبوط سے مضبوط تر بنائیں

اور ساتھ ہی ساتھ موجودہ دور کے تقاضوں کو مدنظر رکھتے ہوئے

دنیوی علوم وفنون میں بھی کمال حاصل کریں

کیونکہ بعض مرتبہ عصری علوم کا حصول ناگزیر ہو جاتا ہے اسی بناء پر

شریعت نے بعض ضروری علوم وفنون کے سیکھنے کو فرضِ کفایہ قرار دیا ہے

مثلاً طب، ہندسہ وغیرہ

علامہ اقبال رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں

اُس قوم کو شمشیر کی حاجت نہیں رہتی

ہو جس کے جوانوں میں خودی صورتِ فولاد!

ناچیز جہانِ مَہ و پرویں تیرے آگے

وہ عالم مجبور ہے تو عالم آزاد!

ہمارے مستقبل کے ہونہار سائنسدان (Scientist) بھی بنیں

طبیب (Doctor) بھی

کاریگر (Engineer) بھی بنیں, ماہر حیاتیات (Biologist) بھی

انصاف پسند قاضی (Judge) بھی بنیں اور وکیل (Lawyer)

سپاہی (Soldier) بھی بنیں

ہواؤں کے رُخ موڑنے والے ہواباز (Pilot) بھی بنیں

اندھیروں میں علم کی شمع روشن کرنے والے

معلم (Teacher) بھی بنیں

اور دین اسلام کا سچا پکا داعیِ عالم دین (Scholar) بھی

مگر ساتھ ہی ساتھ اخلاقی اعتبار سے اور روحانی اعتبار سے

مردِ مومن بھی بنیں اور مجاہد بھی

ہمارے ہونہاروں کے احساسات، جذبات اور دل کی دھڑکنوں میں

اللہ کریم کا خوف اور عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے موجزن بھی ہو

ہمارے ہونہاروں کے اندر اتنی جرأت بھی ہو کہ

وہ باطنی طاقتوں کو للکارنے اور دنیا کے فرعونوں کے سامنے

اپنی گردن کو اکڑا کر رکھیں

اور اتنی عاجزی وانکساری بھی ہو کہ

رات کی تنہائی میں اپنی گردن کو اللہ کریم کے حضور جُھکائے بھی رکھیں

علامہ اقبال رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں

کبھی اے نوجواں مسلم ! تدبر بھی کیا تو نے

وہ کیا گردوں تھا تو جس کا ہے اک ٹوٹا ہوا تارا

تجھے اس قوم نے پالا ہے آغوش محبت میں

کچل ڈالا تھا جس نے پاؤں میں تاج سردارا

تمدن آفریں خلاقِ آئین جہاں داری

وہ صحرائے عرب یعنی شتربانوں کا گہوارا
گدائی میں بھی وہ اللہ والے تھے غیور اتنے
کے منعم کو گدا کے ڈر سے بخشش کا نہ تھا یارا
غرض میں کیا کہوں تجھ سے کہ وہ صحرانشیں کیا تھے
جہاں گیر و جہاں دار و جہانبان و جہا ں آرا
اگر چاہوں تو نقشہ کھینچ کر الفاظ میں رکھ دوں مگر
تیرے تخیل سے فزوں تر ہے و ہ نظارا
تجھے آباء سے اپنے کوئی نسبت ہو نہیں سکتی
کہ تو گفتار وہ کردار تو ثابت وہ سیارا
گنوادی ہم نے جو اسلاف سے میراث پائی تھی
ثریا سے زمیں پر آسماں نے ہم کو دے مارا
مگر وہ علم کے موتی کتابیں اپنے آباء کی
دیکھیں جن کو یورپ میں تو دل ہوتا ہے سیپارا

کہتے ہیں کہ صبح کا بھولا ہوا اگر شام کو گھر آجائے تو اُسے بھولا نہیں کہتے

اب بھی وقت ہے کہ آج والدین اپنے نونہالوں کے دنیاوی مستقبل اور حقیقی مستقبل آخرت کو تباہ ہونے سے بچائیں۔ یہ ناگزیر ہے، یہ ضروری ہے

لیکن یہ خواب اس وقت تک شرمندہ تعبیر نہیں ہوسکتا جب تک اُمت مسلمہ سکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں سے فرسودہ، لادینی اور غلامانہ سازشی نظام تعلیم کا دھڑن تختہ نہ کردیں اور اس کے خلاف بغاوت کے لئے آمادہ نہ ہوں۔ اُمت مسلمہ کے دردمند افراد میدانِ عمل میں اُتریں اور پوری اُمت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سازشی نظام تعلیم کے مضر اثرات سے آگاہ کریں اور اپنے فرض منصبی سے عہدہ برآ ہوں

علم کی فضیلت

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دُنیا سے ظاہری پردہ
فرما جانے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
کوئی جائیداد (Assets)، روپیہ پیسہ، اور
زمینیں (Lands) نہیں چھوڑیں
بلکہ جو شے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چھوڑی
وہ علم ہے
آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان عالیشان کا مفہوم ہے
انبیاء کے وارث (Inherit) علماء ہیں
آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وارث اپنے عزیز واقارب اور
اولاد کو نہ بنایا بلکہ علم والوں کو بنایا
مگر آج ہم علم کے معانی ومفہوم تک بھول چکے

حُبِ جاہ

یہود و نصاریٰ کے سازشی نظام تعلیم میں صرف اور صرف مادہ پرستی
اور دنیاوی آسائیشوں کے حصول کا درس دیا جاتا ہے
دنیا کے مال و زر کی بھوک نے ہم کو آج دیوانہ وار اس کے
پیچھے بھاگنے پر مجبور کر رکھا ہے
مگر افسوس دنیا کا لالچ مسلمان کو اندھا اور حرص اپاہج (crippled) بنائے جا رہا ہے
تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ علم ہی کی بدولت اُمت مسلمہ نے پوری دُنیا پر حکمرانی کی
علم و تعلیم کو دوسرے معانی میں اگر تربیت کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا
آج ہماری نئی نسل جن کے تعلیمی اخراجات کو پورا کرنے کے لیے
والدین کو اگر قرض بھی اُٹھانا پڑ جائے تو دریغ نہیں کرتے
اور اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت کا سلسلہ منقطع نہیں ہونے دیتے
یقیناً تعلیم و تربیت کا یہ سلسلہ منقطع ہونا بھی نہیں چاہیے
کیونکہ تعلیم ہی ایسا زیور ہے جو انسان کی شخصیت کو نکھارتا ہے
اور زندگی کے تسلسل (Continuity) اور ترقی میں دستگیری کرتا ہے

دنیا فانی ہے

آج والدین کو سوچنا ہوگا

کیا ہم نے اغیار کے نظام تعلیم کو اپنا کر اپنے ہی افراد کے درمیان

ایک گہری خلیج کو پیدا نہیں کر دیا؟؟؟

کیا ہم نے غیروں کے نظام تعلیم کو اپنا کر وہ راستہ اختیار نہیں کر لیا

جس کی منزل

ذلت، گمراہی اور رسوائی کے سوا کچھ بھی نہیں؟؟؟

آخر وہ کون سی تعلیم اور تربیت ہے جس کے لیے اتنی تکالیف اُٹھا کر

ہم اپنے بچوں کو سکول و کالج سے تعلیم دلوا رہے ہیں؟؟؟

زرا غور تو کریں

کیا صرف اور صرف دین سے دوری کی؟؟؟

اللہ کریم کا خوف دل سے نکالے جانے کی؟؟؟

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت دل سے نکالے جانے کی؟؟؟

ماں باپ کی بے ادبی و نافرمانی کی؟؟؟

رشتہ داروں سے قطع تعلقی اور بہن بھائیوں کے حقوق پامال کرنے کی؟؟؟

فحاشی، بے پردگی، ناچ گانا، آوارہ گردی کی؟؟؟

اپنی جانوں سے پیار کرنے کی؟؟؟؟

دُنیا سے محبت کا درس دلوانے کی؟؟؟؟

رشتہ داروں، ہمسائیوں کے حقوق سے غفلت برتنے کی؟؟؟

دنیاوی آسائشوں، راحت اور مال ودولت جمع کرنے کی؟؟؟

کیا اس تعلیم وتربیت کے لئے ہم اپنی اولادوں کو تعلیم سے

آراستہ کررہے ہیں؟؟؟؟

یقیناً آپ کا جواب ہوگا

بالکل نہیں،،،، بالکل نہیں،،،، بالکل نہیں

مگراب آپ خود ہی جائزہ لیں کیا ایسا ہونہیں رہا؟؟؟

ہوئی ناپید وہ مائیں سبق جو دیں صداقت کا
یہ فرنگی فکر کے ٹیچر درس کیا دیں شجاعت کا
میکالے کی ہیں بدروحیں مسلط ہر طرف ہم پر
پڑھیں یوسف سبق کیسے ہم دنیا کی امامت کا

پادری زویمر عیسائی مبلغ

جاہل مسلمانوں میں گھسنے کا بہتر راستہ اسکول ہیں۔ پہلے ان کو تعلیم دی جائے، اسکولوں کے ذریعے
مشنری کارکن مسلمانوں کے گھروں میں داخل ہوسکتے ہیں اور
یسوع مسیح کا پیغام پہنچاسکتے ہیں۔

انکشاف (دنیا عیسائیت کی زد میں صفحہ ۲۷)

اسلامی نظامِ تعلیم

ہمارا نظامِ تعلیم تو ایسا ہونا چاہیے تھا جو ہمارے افراد اور
دینی اقدار کے درمیان ایک رشتہ قائم کرتا
نظامِ تعلیم سے فارغ التحصیل ہمارا نوجوان کندن بن کر معاشرے کا حصّہ بنتا
ہمارا لختِ جگر اسلام کی آفاقی تعلیمات کو سمجھتا اور پوری دنیا میں عام کرنے کے لئے
عازم بہ سفر ہوتا سائنس بھی ایسی سائنس ہوتی جو ہمارے بچوں کو اللہ کریم کی
معرفت تک لے جاتی
اللہ کریم کے حکم کی تعمیل اور اللہ کریم کے حکم کے نفاذ تک
ہمارے ہونہار کو لے آتی
مگر افسوس
پوری اُمتِ مسلمہ میں رائج الوقت یہود و نصاریٰ کا نظامِ تعلیم
اللہ کی معرفت تک ہم کو کس طرح پہنچا سکتا ہے
جن کے ہاں اسلامی تعلیمات کا تصور بھی ہو نہیں سکتا
آج ہمارے ہونہار جو اِن تعلیمی اداروں میں داخل ہونے سے پہلے
کچھ نہ کچھ رسمی تعلق خاندانی روایات کی بنیاد پر اپنے
اللہ کریم سے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے رکھتے ہیں
ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ ۱۶ برس کی تعلیم کے بعد یہی ہمارے ہونہار جب
ان اداروں سے فارغ التحصیل ہو کر باہر نکلتے تو ان کو

اللہ کریم کی معرفت اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کا نور

ان کے دل ودماغ میں راسخ ہو چکا ہوتا

زندگی کے ہر ہر میدان میں اپنے علم و ہنر کا لوہا منواتے

اخلاق کی جیتی جاگتی تصویر بن کر علم کی قدر و منزلت کو چار چاند لگاتے

اور نہ صرف اپنے حلقہ احباب میں بلکہ شرق تا غرب چاند کی چاندنی کی طرح

اپنے علم کی روشنی بکھیر رہے ہوتے مگر افسوس

ایسا صرف خواب ہی بن کر رہ گیا ہے

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہُ سے روایت ہے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

تم لوگ ضرور پچھلی اُمتوں کے پیچھے چلو گے۔ بالشت، بالشت اور ہاتھ ہاتھ

یہاں تک کہ اگر وہ کسی گوہ کے بل میں گھسے ہوں تب بھی تم ان کی پیروی کرو گے

ہم نے کہا اے اللہ کریم کے پیارے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اس سے یہود و نصاریٰ مراد ہیں؟

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اور کون ہیں

(بخاری ومسلم شریف)

اب جس کا جی چاہے پائے وہ روشنی

دل چیر کے ہم نے سر عام رکھ دیا

مغربی تعلیم کے مُضر اثرات

انہیں تعلیمی اداروں سے ہمارے ہونہار آج ڈگریاں لے کر

جب میدانِ عمل میں اُترتے ہیں تو

اللہ کریم اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معرفت تو دُور کی بات

اپنے مسلمان ہونے کا احساس بھی کھو چکے ہوتے ہیں

اِن کا مقصدِ حیات صرف اور صرف دنیا کی دولت اور صرف دولت کا حصول بن چکا ہوتا ہے

دین اسلام میں داخل ہونے کے بعد کیا کیا پابندیاں لاگو ہوتی ہیں

اس کا احساس تو تب ہوتا جب کچھ پڑھا ہوتا یا کسی نے پڑھایا ہوتا

نتیجتاً ہوتا کیا ہے

ہمارا ہونہار ہر طرح سے ہر لحاظ سے خود کو آزاد تصور کرتا ہے

مغربی نظام تعلیم کے اثرات اس قدر بھیانک ہیں کہ

اس کے حصول کے بعد

غیرت نام کی کوئی شے اس کے اندر نہیں رہتی

یہود و نصاریٰ جو سازشی نظام تعلیم کے بانی ہیں ان کے ہاں

غیرت نام کی کوئی شئے نہیں

غیرت مومن کا سرمایہ ہے

اسلامی نظام تعلیم میں غیرت مومن کا سرمایہ ہے
خُدارا ضرورت اس امر کی ہے کہ آج ہر مسلمان اپنے گھر کے معاملات کو
غیرت کی بنیاد پر رکھے بنی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمانِ عالیشان کا مفہوم ہے
تین لوگ جنت میں نہیں جائیں گے بلکہ یہاں تک فرمایا
کہ اللہ کریم تین آدمیوں پر قیامت کے روز اپنی نظر کرم نہیں فرمائیں گے
(۱) ماں باپ کا نافرمان
(۲) بناؤ سنگار کر کے معاشرے کو بے حیاہ کرنے والی عورت
(۳) دیوّث یعنی جسے اپنی ماں بیٹی کے اندر حیا کی فکر نہ ہو
ایک موقع پر حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے فرمایا
اگر میں کسی شخص کو اپنی بیوی کے ساتھ دیکھوں تو میں
اُس کا سر تلوار سے قلم کر دوں
اس بات پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے ساتھوں سے فرماتے ہیں
کیا تم سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کی بات پر تعجب کر رہے ہو
آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں تو سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے زیادہ غیرت مند ہوں
اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں اللہ کریم تو
مجھ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بھی زیادہ غیرت مند ہے
پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں اللہ کریم غیرت مند ہے اور

مومن بھی غیرت مند ہوا کرتا ہے

اس سے پتہ چلا کہ غیرت ایمان کا ایک نہایت اہم جُز ہے

مگر آج مغربی تعلیم سے آراستہ مسلمان کی غیرت کا اندازہ لگانا مشکل نہیں

خُدارا جان لو !!!

غیرت تو ایمان سے پیوستہ ہے

میں بہت چھوٹا تھا جب ویگن یا بس پر سفر کرتے ہوئے

اکثر ایک عبارت پڑھا کرتا تھا

"بے پردہ عورت بے غیرت باپ، بے غیرت بھائی اور بے غیرت شوہر کی علامت ہے"

آج اس بات کا مطلب سمجھ آیا

مغربی نظام تعلیم اور اُن کی لُغت میں غیرت نام کا کوئی لفظ ہے ہی نہیں

کیونکہ

وہاں تو مرد (باپ، بھائی، بیٹا، شوہر) اور عورت (ماں، بہن، بیٹی، بیوی) دونوں

ہی بہت اچھے ہیں عورت (ماں، بہن، بیٹی، بیوی) کو شرم نہیں آتی

اور

مرد (باپ، بھائی، بیٹا، شوہر) کو غیرت نہیں آتی

یہود و نصاریٰ کی تہذیب کی بنیاد ہی شرم و حیا سے خالی ہے

چناچہ اسی بنیاد کو پیش نظر رکھتے ہوئے انہوں نے اپنا نظام تعلیم تشکیل دیا

جبکہ مومن کی تہذیب کی بنیاد غیرت پر ہے

ہم کو بھی چاہیے تھا کہ اس کو پیش نظر رکھتے ہوئے

اپنا اسلامی نظام تعلیم مرتب کرتے

مگر صد افسوس

پوری اُمت مسلمہ میں ۲۰۰ سال سے رائج یہود و نصاریٰ کا

نظام تعلیم ہی پڑھا اور پڑھایا جا رہا ہے

آج ہر والدین کے دماغ میں بس ایک ہی بات رچ بس گئی ہے کہ

ہمارا بچہ پڑھ لکھ کر بس پیسہ کمانے کی ایک مشین بن جائے

دیکھو دیکھو لڑکے اور لڑکیاں جا رہے ہیں کالج فیشن کا لینے نالج

ماں باپ اِن کو روکیں بھی تو کس طرح وہ بھی تو اِن اداروں سے لے چکے ہیں نالج

حقیقت کی نگاہ سے دیکھا جائے تو

تمام والدین کا ذہن بھی اسی تعلیم کو حاصل کر کے ہی بنا ہے

علامہ اقبال رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں

یہ عیشِ فراواں ، یہ حکومت ، یہ تجارت
دل سینۂ بے نور میں محرومِ تسلی!
تاریک ہے افرنگ مشینوں کے دھوئیں سے
یہ وادیٔ ایمن نہیں شیانِ تجلّی!
ہے نزع کی حالت میں یہ تہذیبِ جواں مرگ
شاید ہوں کلیسا کے یہودی متولّی!

علم سے تکمیلِ انسانیت

ہمارے ہونہار یہود و نصاریٰ کے سازشی نظام تعلیم کی گرد میں
اپنا تابناک (Bright) ماضی کھو چکے ہیں
جہاں ماں باپ کی تربیت معاشرے میں جینے کا ڈھنگ سیکھاتی ہے
وہاں علم سے شعور اور آ گہی بھی حاصل ہونی چاہیے تھی
مگر آج دونوں اطراف سے ہی اس کا فقدان (Scarcity) ہے
ہر ذی شعور انسان تعلیم کی اہمیت کو جانتا ہے کہ
تعلیم کے بغیر اچھے مقام و مرتبہ
اور
تربیت کے بغیر اچھی شخصیت کا حصول ممکن نہیں

کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے

عمل چاہیے تکمیلِ تمنا کے لیے
ورنہ رنگیں خیالات سے کیا ہوتا ہے

یہود ونصاریٰ کی پیروی

ہر اہل علم جانتا ہے کہ آج کے عصری نظام تعلیم کے بانی یہود ونصاریٰ ہیں
اورانہوں نے اسی نظام تعلیم کو اپنے مقصد کی تکمیل کے لئے تشکیل دیا

اللہ کریم قرآن کریم میں ارشاد فرماتے ہیں

اے ایمان والو!

اگر تم کچھ کتابیوں کے کہنے پر چلے تو وہ تمہارے ایمان کے بعد تمہیں کافر کر چھوڑیں گے

سورت الِ عمران: آیت مبارکہ(۱۰۰)

کاش اللہ کریم کے احکامات کی پیروی کرنا ہماری زندگی کا
مقصد عین بن جائے

آج دوسو ۲۰۰ سال کے بعد اُن کی سازش کا رنگ
پوری اُمتِ مسلمہ پہ چڑ چکا ہے

آج کا محمد بن قاسم، صلاح الدین ایوبی، اور ٹیپو سلطان
عورتوں کی طرح بالوں کو سنوارتا (ربڑ لگا کر) ہے
عورتوں کی طرح چہرا (داڑھی مونچھ صاف کروا کر) چمکاتا ہے
عورتوں کی طرح ہاتھوں میں چوڑیاں (کڑے) پہنتا ہے
عورتوں کی طرح کانوں میں بالیاں (کوکے) پہنتا ہے
یہود ونصاریٰ کے نِت نئے فیشن کو اپنا کر فخر محسوس کرتا ہے
اسی رنگ کو لے کر شاعر مشرق

علامہ اقبال رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں

وضع میں تم نصاریٰ ہو ، تمدن میں ہنود
یہ وہ مسلماں ہیں جنہیں دیکھ کر شرمائے یہود

سرسید احمد خان کا اعترافی بیان

’’تعجب یہ ہے کہ جو تعلیم پاتے جاتے ہیں اور جن سے قوم کی بھلائی کی امید تھی وہ خود شیطان اور بدترین قوم ہوتے جاتے ہیں۔ جس کو نہایت سعادت مند سمجھو اخیر وہ شیطان معلوم ہوتا ہے‘‘

(خطوط سرسید ۱۴۱)

’’یونیورسٹی کی تعلیم ہم کو صرف خچر بناتی ہے‘‘

(خطبات سرسید جلد ۲ ص ۲۷۶، افکار سرسید ص ۲۱۲)

’’مگر اس کے ساتھ یہ بھی تصور کرنا چاہیے کہ پیٹ ایسی چیز ہے کہ دین رہے یا جاوے خدا ملے یا نہ ملے اس کو بھرنا چاہیے‘‘

(مقالات سرسید حصہ پنجم ص ۸۴)

صدافسوس!!!

بے کس۔۔۔ و ۔۔۔بے بس۔۔۔والدین کس قدر غفلت کی نیند سو رہے ہیں

آج تک کبھی

اس بات کا احساس تک

اُجاگر نہیں ہوا کہ

آخر کیوں ہمارے پورے ملک میں رائج نظام تعلیم کا معیار ایک جیسا نہیں

آخر کیوں؟؟؟

ملک تو دُور کی بات ہے

کسی علاقہ میں اگر دس سکول ہیں تو اِن سب کا

معیار تعلیم (Education Standard) کتابیں (Books)

کاپیاں (Copies) وردی (Uniform) آپس میں نہیں ملتا

آخر کیوں؟؟؟

یہ دس طرح کے سکول دس طرح کی سوچ (Thought)

دس طرح کی فکر (After Thought)

اور دس طرح کی نسل (Generation) تیار کر رہے ہیں

آخر کیوں؟؟؟

کوئی ہے جو یہ سب غور و فکر کرے اپنے گرد و نواح کا جائزہ لے

ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ

اگر کسی گاؤں میں کسی سکول کے درخت کی چھاؤں میں بیٹھ کر پڑھنے والا

بچہ جو کتاب پڑھ رہا ہوتا

وہی کتاب

شہر کے کسی بھی پوش ایریا کے سکول میں Air Conditioner کی

ٹھنڈی ہوا میں پڑھنے والے بچے کے سامنے بھی کھلی ہوتی

خُدارا !!!

لمحہ بھر کے لئے ہی سہی سوچو تو سہی !!!

کیوں ایسا نہیں ہے؟؟؟

ایسا کیوں نہیں ہے؟؟؟

خُدارا ہوش کے ناخن لو اور اسلامی نظام تعلیم کی تشکیل کے لیے ہر ممکن کوشش کرو

کیونکہ

اسلامی نظام تعلیم میں ہی اُمتِ مسلمہ کی بقاء ہے

وقت پر کام زمانے میں جو کھو دیتا ہے
کشتیِ عمر وہ ساحل پر ڈبو دیتا ہے
(نسیم امروہوی)

سوچ بھی غلام ہے

سوچیں تو کیسے سوچیں آج ہماری سوچوں پر بھی

مغربی سوچ کا رنگ

سازشی تعلیم کے ذریعہ چڑھ چکا

ہماری سوچ بھی ہمارے بس میں نہ رہی غلامی کا اژدھا

ہماری سوچوں پر بھی اپنے پنجے گاڑ چکا ہے

علامہ اقبال رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

غلامی میں کام آتی ہیں شمشیریں نہ تدبیریں

جو ہو شوقِ یقیں پیدا تو کٹ جاتیں ہیں زنجیریں

اللہ کریم سے دُعا ہے کہ ہماری آنکھوں پر پڑی کالی پٹی کھل جائے

اور ہمارے مردہ ضمیروں کے اندر حقیقت کو جاننے کی جستجو جنم لے

اللہ کریم سے دُعا ہے کہ ہمارے اندر

علامہ اقبال رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی سوچ وفکر والا

مردِ مومن (Believer) بیدار ہو جائے

خُدا را !!!

غور کرو صرف ایک لمحہ کے لئے ہی سہی

خُدارا سوچو !!!

آج ہر کوئی اپنے اپنے مذہبی عقائد کو لے کر بحث ومباحثہ
کرتا ہوا دیکھائی دیتا ہے مگر افسوس صد افسوس
اپنے ننھے سے پھول کو لے کر جسے سکول و کالج میں اگر کوئی
عیسائی یا بد مذہب پڑھا رہا ہو تو ہم اس کی پرواہ تک نہیں کرتے
آخر کیوں؟؟؟

حقیقت ِ تعلیم سے کیوں غفلت برت رہے ہیں ہم
حصولِ علم کو دولت ِ ترازو میں کیوں تول رہے ہیں ہم
کاش کہ سوچ ہو جائے بیدار
سوچ! کب ہو گی تُو غفلتِ نیند سے بیدار
اسی فکر میں رہتا ہے اب یہ دلِ بیقرار
چاروں طرف تاریکیوں کا پہرا ہے لگا ہوا
پھر بھی تمناؤں کا اک دیا ہے سلگ رہا
میرے وطن میں آج بھی وہ لوگ ہیں بے شمار
کر سکتے ہیں جو اس دیئے کو روشن پھر سے اک بار

یہود ونصاریٰ کی تعلیم وتربیت کے باعث ہمارے قلب وروح میں دو باتیں تو سرایت کر ہی چکی
احساس اور فکر
مگر افسوس آج یہی احساس اور فکر بیدار کب ہوتی ہے
جب
ہمارے کپڑے گندے ہو جائیں تو ہم کو احساس ہوتا ہے کہ بدل لئے جائیں
اور فکر کب بیدار ہوتی ہے

جب

گندے کپڑے اُتار دینے کہ بعد فکر ہوتی ہے کہ اِن کو دھولیا جائے

سوچنے کی بات ہے

خود کو صاف ستھُرا رکھنے کے لئے

ہمارے تحت الشعور (Sub-Conscious) میں

احساس بھی زندہ ہے

فکر بھی زندہ ہے

مگر کمال حیرت ہے

کہ روح کی پاکیزگی کے لئے بھی ان ہی دونوں اشیاء کی ضرورت ہے

احساس کی اور فکر کی

مگر روح کی پاکیزگی اسقدر میلی ہو چکی کہ اس کو اصل حالت میں

واپس لانے کیلئے آج تک دل میں نہ ہی

احساس کی شمع روشن ہو سکی اور نہ فکر کا دیا ہی جل سکا

کیونکہ

یہود و نصاریٰ کی تعلیمی اہمیت کا انحصار صرف اور صرف مادی امور (Worldly Gains)

کے ساتھ وابسطہ ہے

روحانی اور اخلاقی معمالات کو پیش نظر رکھا جائے تو دُور دُور تک اُن کے

تعلیمی نظام میں اس کا نام و نشان تک نہیں ملتا

تو پھر سوچو مسلمانو سوچو کیسے آئے گی تبدیلی کون لائے گا تبدیلی؟؟؟

آج نہیں تو کل اللہ کریم کی بارگاہ میں حاضر ہونا ہے تب کیا عذر پیش کریں گئے ہم؟؟؟

جو طاقت جو علم جو فہم اللہ کریم نے ہم کو عطا کیا

کیا اُس کی پاسداری(Compliance) ہم کر رہیں؟؟؟

ہمارے سامنے ہمارے بچے اخلاقیات سے

عاری(Deprive)، گستاخیوں(Insults) اور

لغویات(Absurd Conversation) پر مبنی الفاظ کا

ذخیرہ جمع کئے جا رہے ہیں

قصور کس کا ہے؟؟؟

بے راہ روی(Go Astray) کا شکار اور دین سے

بیزار ہوتے جا رہے ہیں

قصور کس کا ہے؟؟؟

یقیناً ایسا کردار ایسی تربیت ایسی نشو ونما والدین نہ ہی دے سکتے ہیں

اور نہ ہی ایسا سوچ سکتے ہیں

کمال حیرت ہے کہ پھر بھی ہمارے ہونہار ایسے ہی

افعال کا مظہر(Indicant) بنتے ہی چلے جا رہے ہیں

ٹامسن کارلائل

ہیروز اینڈ ہیروز ورشپ کا مصنف لکھتا ہے

مسلمان پوری دنیا پر غالب آ چکے تھے۔ یہ سب عقیدے کی پختگی کا نتیجہ تھا

جس کی بدولت ایک قوم کی تاریخ کے باب روشن ہوئے۔

(لہٰذا عقیدے کی پختگی کو ختم کرنے کے لیے تعلیم دی جائے)

کتاب کا نام (محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صفحہ ۱۴۱)

قصور کس کا ہے؟؟؟

خُدا را جان جاؤ صرف اور صرف

سازشی نظام تعلیم کا

جو یہود و نصاریٰ کے تہذیب و تمدن (Culture & Civilization) کے عین مطابق ہے

اس کے حصول کے لیے ہم اپنے لختِ جگر کی سالوں پر محیط دُوری کو

برداشت کرتے ہوئے

دیارِ غیر (Abroad) تک بھیج دیتے ہیں

مگر اللہ کریم اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات جو دین و دنیا میں

فلاح کا سرچشمہ ہے

اسکے حصول کے لیے کبھی بھی کسی بھی مقام کا انتخاب نہیں کرتے

آخر کیوں؟؟؟ آخر کیوں؟؟؟ آخر کیوں

کیا ہم خود سے یہ فیصلہ کر چکے کہ اب دُنیا ہی سب کچھ ہے؟؟؟

کیا دُنیا کی عارضی زندگی کو ہم حقیقی زندگی پر فوقیت (Preference) دے چکے؟؟؟

کیا اللہ کریم اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات صرف

صحابہ کرام رضوان اللہ علیھم اجمعین اور اولیا اللہ، کے لئے ہیں؟؟؟

کیا عزت، شہرت، دولت، منصب، طاقت یہ ہی سب کچھ ہے؟؟؟

کیا معاشرے میں عزت کا معیار بے غیرتی، بے حیائی، فحاشی

اور عریانی ہے؟؟؟

کیا گڈ مارننگ (Good Morning)

گڈ آفٹر نون (Good Afternoon)

گڈ ایوننگ (Good Evening)

گڈ نائیٹ (Good Night)

کہنے سے ہمارے بچے کو اسلام کی تعلیمات سے آگاہی مل رہی ہے؟؟؟

کہیں ہم اپنے ننھے سے پھولوں کو دین اسلام کی دائمی خوشبو سے

محروم تو نہیں کر رہے؟؟؟

کہیں مغربی نظام تعلیم نے ہماری بیٹی، بیٹا، بہن، بھائی کو اسلام کی

تعلیمات سے بیگانہ تو نہیں کر دیا؟؟؟

کیا پردہ، شرم وحیا، ادب واحترام، عزت وتوقیر (Respect & Dignity)

کیا یہ سب الفاظ صرف کتابوں کی زینت کے لئے بنے ہیں؟؟؟

کیا آج ہمارے بچے جھوٹ، دھوکہ، فریب، حسد، لالچ، شیخی، غرور، رشوت

بے حیائی، بے غیرتی، کرنیوالے کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں؟؟؟

کب!!! آخر کب جاگیں گے ہم؟؟؟

کب جاگیں گے؟؟؟

کیوں موت سے پہلے ہی بدتر موت مرے جارہےہیں ہم

یہود و نصاریٰ کا سازشی نظام تعلیم کیسا خطرناک (ہتھیار) اور ایک

زہریلا ترین (بیج) اُمت مسلمہ کے خلاف تیار کیا گیا

اور پھر اس زہریلے بیج کو مسلمانوں کی زرخیز زمینوں میں بویا گیا

جس کی بدولت یہود ونصاریٰ اپنی من پسند فصل تیار کرنے میں

کامیاب ہوگیا

شاعرمشرق

علامہ اقبال رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں

اور یہ اہلِ کلیسا کا یہ نظامِ تعلیم

اک سازش ہے فقط دین ومروّت کے خلاف!

گلہ تو گھونٹ دیا اہل مدرسہّ نے تیرا

اب آئے کہاں سے صدا لا الــــہ الا الــلــہ

سرچارلس ٹریولیسن (گورنرمدارس)

یورپی تعلیمی مراکز سے صرف یورپی تصورات سے ان کوگرما کرہی یہ ممکن ہے کہ ان کے قومی نظریات کوایک نیارخ دیا جاسکے باوجود یہ کہ اسلام ایک سخت جان دین ہے اور مسلم نوجوان جس نے انگریزی تعلیم پائی ہے بہت ہی مختلف طرز کا انسان ہے جس میں اشتعال پذیر مذہبی جذبات جہادوشہادت عنقا (یعنی ختم) ہوجاتے ہیں۔

(ازرواداری اورمغرب؟ صفحہ ۲۹۰) (بحوالہ نوائے وقت ۱۴ اکتوبر ۱۹۹۵)

تاریخی پس منظر

یہود و نصاریٰ اُمت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ۱۴۰۰ سالہ تاریخ کو

خوب اچھی طرح سے

جانتا(Understand)اور پہچانتا(Recognize)بھی ہے

اس بات کا بخوبی ادراک بھی رکھتا ہے کہ اُمتِ محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو

دُنیا کا کوئی ہتھیار سرنگوں نہیں کر سکتا

ڈوب سکتا نہیں طوفانوں کی طغیانی میں

جس کی کشتی ہو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نگہبانی میں

کیونکہ وہ جانتا ہے کہ یہ مسلمان تو خوشی خوشی اپنے اللہ کریم کے نام پر

اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے والہانہ محبت

اور ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تحفظ کے لیے موت تک کو گلے لگا لیتا ہے

وہ یہ بھی جانتا ہے کہ مسلمان تعداد میں تھوڑے ہو کر بھی

ہماری بھاری اکثریت پر غالب آجاتے ہیں

تو پھر ہوئی سازش

اللہ کریم کا خوف اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کا رشتہ
توڑنے کے لیے ہی تو یہود و نصاریٰ نے
سازشی نظام تعلیم کو تشکیل دیا

علامہ اقبال رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں

یہ فاقہ کش جو موت سے ڈرتا نہیں ذرا
روحِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے بدن سے نکال دو
اہل عرب کو دے کر فرنگی تخیلات
اسلام کو حجاز و یمن سے نکال دو

اُمت مسلمہ کو آج یہاں تک پہنچا دیا کہ کل تک خوشی خوشی اللہ کریم کے نام پر جان دینے والا
مسلمان آج اللہ کریم کے نام پر جان دینا تو در کنار موت کا نام سن کر کانپ جاتا ہے
دنیا کی محبت آج مسلمان کے دل میں گھر کر چکی ہے
اس کے جذبہ ایمانی کو آخر کار ٹھنڈا کرنے کا، غیرتِ دین کا، شرم و حیا کا
اللہ کریم کے خوف
نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت
دل سے ختم کرنے کا آخر کار ایسا رنگ تیار کیا

جومسلمانوں پر کچھ اس طرح سے چڑھ چکا ہے

کہ ہمارے نام تو مسلمانوں والے ہیں مگر قول و فعل (Saying & Deeds)

سے ہم ہو بہو یہود و نصاریٰ جیسے ہیں

علامہ اقبال رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں

زباں نے کہہ بھی دیا لاالہ الا اللّٰہ تو کیا حاصل
دل و نگاہ مسلماں نہیں تو کچھ بھی نہیں

ہمارا دین تو ہم کو اسلامی نظام تعلیم کی ترغیب دیتا ہے

مگر ہمارے مما لک میں رائج یہود و نصاریٰ کا نظام تعلیم ہے

ہم اپنے پیارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اُمتی تو کہلواتے ہیں

مگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت اپنانے سے

بیزار (Disgusted) نظر آتے ہیں

مگر بغیر کسی چون و چراں کے

تہذیب و تمدن یہود و نصاریٰ کا اپنا رہے ہیں

اکبر اعلیٰ آبادی بھی کیا خوب فرماتے ہیں

یوں بچوں کے قتل سے وہ بدنام نہ ہوتا
افسوس کہ فرعون کو کالج کی نہ سوجھی

پوری اُمتِ مسلمہ کی بربادی کا سبب صرف اور صرف یہود و نصاریٰ کا نظام تعلیم ہے

یہ وہ زہریلا دُودھ ہے

جس سے کبھی بھی صحت مند مکھن نہیں نکالا جاسکتا

تعلیم اور تربیت

آج والدین کو ایک فیصلہ کرنا ہوگا

اور فیصلہ بھی خود ہی کرنا ہوگا

شخصیت سازی میں تعلیم کی اہمیت زیادہ ہے یا تربیت کی؟؟؟

یقیناً تعلیم وتربیت سے ہی انسان کی شخصیت نکھر کر سامنے آتی ہے

دُرست تعلیم وتربیت کے چراغ سے تہذیب وتمدن کے ایوان منور ہو جاتے ہیں

اور ساتھ ہی ساتھ عقل وشعور کے چودہ طبق بھی روشن ہو جاتے ہیں

اس میں کوئی شک نہیں کہ علم حقیقت کا راز، بندگی کا آئینہ، انسان کا جوہر، دین کی روح

اور جنگ کا ہتھیار رہبری (Guiding Instrument) ہی تو ہے

جس قدر ہم اپنے بچوں کی تعلیم وتربیت پر زور دیتے ہیں

کاش اسی طرح اس بات کا بھی شعور اُجاگر ہو جائے

کہ کس طرح کی تعلیم کے حصول کے لیے ہم اپنے لختِ جگر کو اِن اداروں میں بھیج رہے ہیں

دیکھو آنکھیں کھولو

علامہ اقبال رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں

تمنا آبرو کی ہو اگر گلزارِ ہستی میں

تو کانٹوں میں الجھ کر زندگی کرنیکی خُو کرلے

سکولوں وکالجوں میں پڑھایا جانے والا

یہودونصاریٰ کا تدریسی نظامِ تعلیم کس قدر ہماری نسلوں کو کھوکھلا کر چکا ہے

مشاہدہ کے لئے معاشرہ میں نگاہ دوڑائیں تو ہر طرف

بے حیائی، فحاشی، عریانی، بے راہ روی، عروج پر نظر آئے گی

مگر افسوس ہم پھر بھی غفلت کی نیند کے مزے لے رہے ہیں

جاگو !!! خُدارا جاگو !!!

دیکھو یہودونصاریٰ کی گھناؤنی سازش

جو اس نے اپنے نظامِ تعلیم کے ذریعے پوری اُمت مسلمہ کے تہذیب وتمدن کو

برباد کرنے کے لیے کی وہ اپنی اس سازش میں کامیاب ہو چکا

اس کی دلیل کے لئے یہ کافی ہے

کہ آج ہماری بہن، بیٹی، بھائی، بیٹا، نہ صرف ان اداروں میں بلکہ

گھروں کے اندر بھی ان کی بدولت حیا سے عاری مختلف نوعیت کے پروگرام کرتے نظر آتے ہیں

علامہ اقبال رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں

دنیا کو ہے پھر معرکئہ روح و بدن پیش

تہذیب نے پھر اپنے درندوں کو ابھارا

اَن پڑھ ماں

آج کبھی ہم نے یہ سوچا کہ ہماری مائیں

اَن پڑھ ہو کر بھی صوم وصلوۃ (Fasting & Prayers) کی پابند ہیں

اور اگر کبھی اُن کے سر سے دُوپٹہ سرک جائے

تو بے قرار ہو جاتی ہیں

اور فوراً دُوپٹہ دُرست کر لیتی ہیں

یہی اَن پڑھ ماں کی سوچ تھی کہ میں تو تعلیم نہ لے سکی مگر اپنی بیٹی کو علم کی

روشنی سے ضرور ہمکنار کروں گی

اور اس اَن پڑھ ماں نے ایسا کیا بھی بھلے اس کے لئے اس اَن پڑھ ماں کو تکلیفوں اور

پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑا مگر اپنی بیٹی کو تعلیم کے زیور سے آراستہ کیا

مگر افسوس ہماری بہن، اور بیٹی

جو (یہودونصاریٰ کی) اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لیے

صبح شام سکول، کالج، اکیڈمی، یونیورسٹی کے سفر کرتی رہی ہے

وہ دُوپٹہ تو دُور کی بات ہماری شہزادی بیٹی کو تو یہ بھی تمیز نہیں رہی کہ کپڑے

کس طرح کے پہننا چاہیے جسم کا کون کون سا حصہ پردہ مانگتا ہے؟؟؟

پردہ تو کجُا، ہماری پیاری بیٹی تو یہ تک بھول گئی ہے کہ

ماں باپ کا ادب کیا ہوتا ہے؟؟؟

ماں باپ کو کس طرح سے مخاطب کرنا چاہیے؟؟؟

بیچاری با حیا اور با پردہ اَن پڑھ ماں کی ، بے حیا اور بے پردہ پڑھی لکھی بیٹی

ڈاکٹر اے آر فاروق اپنی کتاب ''انصاف کے مندر میں'' لکھتے ہیں

رنگِ گل کا ہے سلیقہ نہ بہاروں کا شعور
ہائے کن ہاتھوں میں تقدیر حنا ٹھہری ہے

''بڑی سوچ بچار کے بعد اس نتیجے پر پہنچا کہ ''حنا'' سے مراد ہماری تعلیم ہے جو آج کل ناقدر شناس اور جاہل لوگوں کے ہتھے چڑھی ہوئی ہے۔ تعلیم بڑا احساس معاملہ ہے اور یہ تعلیم ہی ہے جو کسی قوم کی سوچ کی راہیں متعین کرتی ہے اور اسے اس قابل بناتی ہے کہ وہ اپنی سیاسی ، معاشرتی اور معاشی ترقی کی راہیں متعین کر سکے لیکن کس قدر شرمندگی کا مقام ہے کہ ساٹھ سال گزر جانے کے بعد بھی ہم اپنی تعلیم کی نظریاتی اساس کا فیصلہ تک نہیں کر پائے ، اور نہ ہی یہ طے کر پائے ہیں کہ ہماری آئندہ نسلوں کو پڑھایا جانے والا نصاب کیسا ہوگا ؟ ہمیں نہیں معلوم کہ ہمارے نونہالوں کی آئندہ ضروریات کیسی ہوں گی ؟ ہمارے معاشرے کو آنے والے دنوں میں کس قسم کی افرادی قوت کی ضرورت ہوگی ؟ ابھی تک ہم عبادیات پر ہی کوئی فیصلہ کن قدم نہیں اٹھا سکے تو نصاب تعلیم کی عمارت کیسے استوار ہوگی''

(انصاف کے مندر میں صفحہ ۸۷)

ٹھنڈے دُودھ کو پھونکیں مارنا

آج والدین ذرا غور تو کریں!!!

جب عورتوں کو مسجد میں جانے کی اجازت نہیں

عیدگاہ میں جا کر عید پڑھنے کی اجازت نہیں

تو بازاروں، کالجوں، اور پارکوں، سینما ہالوں، میں جانے کی

اجازت کیونکر ہو سکتی ہے

کیا یہ سب جگہیں مسجد اور مکہ شریف سے زیادہ معتبر ہیں؟؟؟

آج تو سوچنا ہی ہوگا

اس سازشی تعلیم کے حصول کے بعد تو

ٹھنڈے دُودھ کو پھونکیں مارنے کے مترادف ہے

کیونکہ

یہود و نصاریٰ کا سازشی نظامِ تعلیم ادب و احترام کا معانی

جب جانتا ہی نہیں تو سیکھائے گا کیا

جن کے ہاں اخلاقی و روحانی اقدار کا کوئی تصور تک موجود نہیں

غریب اقوام کو لوٹنا دن بھر شکم تاپنا اور شام کو جنسی پستیوں میں ڈوب جانا ان کی زندگی ہے

خدا اور آخرت سے بے خبر، حلال و حرام سے نا آشنا لاکھوں سے

زائد تعداد میں لکھی گئی

کتابیں جن کا صرف اور صرف موضوع یہ ہے

کہ زندگی کا انجام موت ہے اور آگے کچھ بھی نہیں

اُمت مسلمہ میں رائج سازشی نظام تعلیم کے بانی یہی تو ہیں

جن کی تعلیمی سازش نے پوری اُمت مسلمہ کی غیرت کو

روشن خیالی (Broadmindedness) کے

قبرستان میں دفن کر دیا ہے

اکبر آبادی کیا خوب فرماتے ہیں

دل بدل جائیں گے تعلیم بدل جانے سے

سازشی نظام تعلیم کی بدولت معرضِ وجود میں آنے والی یہی

روشن خیالی ہم کو

زندہ درگور (Buried Alive) کیئے جا رہی ہے

یہی روشن خیالی سازشی نظام تعلیم کا ایک ادنیٰ سا مگر پُر اثر کردار ہے

علامہ اقبال رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں

آزادی افکار سے ہے ان کی تباہی
رکھتے نہیں جو فکرو تدّبر کا سلیقہ!
ہو فکر اگر خام تو آزادی افکار
انسان کو حیوان بنانے کا طریقہ!

سازشی تعلیم کی تکمیل کے بعد

اُمتِ مسلمہ کے اعلیٰ تعلیم یافتہ افراد
سازشی تعلیم کی ڈگریوں کے حصول کے بعد
کیا اِن پر اللہ کریم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات کے
اثرات بھی دیکھائی دیتے ہیں؟؟؟
یہ کونسی تعلیم ہے جس نے ہمارے بچوں کو منزل مقصود سے دُور
اور ہم سے بیگانہ (unfamiliar) کر دیا؟؟؟

علامہ اقبال رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں

کل ساحل دریا پہ کہا مجھ سے خِضَر نے
تو ڈھونڈ رہا ہے سم افرنگ کا تریاق؟
کافر کی یہ پہچان کے آفاق میں گم ہے
مومن کی یہ پہچان کہ گم اس میں ہیں آفاق

ہمارے بچے صبح صبح سکول، کالج، یونیورسٹیوں کے لیے ویگن، رکشہ کے منتظر تو نظر آتے ہیں
مگر افسوس نماز کی ادائیگی کے لئے اذان کے منتظر دیکھائی نہیں دیتے
بلکہ یہود و نصاریٰ کی سازشی تعلیم سے اس قدر مانوس ہو چکے ہیں کہ
والدین جو ابھی تک خوابِ خرگوش سے باہر نہیں آئے ہوتے

اُنہیں سوتا چھوڑ کر تعلیمی اداروں کی طرف رواں دواں ہو جاتے ہیں

سازشی تعلیم ہمارے بچوں کو کس طرح کا مرکب بنا رہی ہے

اس کو جاننے کے لئے

صرف ایک بار کسی بھی سکول بس، ویگن، رکشہ یا کار کے ڈرائیور کو اعتماد میں

لے کر اس سے صرف ایک سوال پوچھیں

جو ہمارے جگر گوشوں کو سکول و کالج تک صرف لے کر جاتا اور آتا ہے

اتنے قلیل سے وقت میں

ہمارے بچوں کا موضوعِ گفتگو کیا ہوتا ہے؟؟؟

ہوسکتا ہے اُس کا جواب سن کر آپ سکتے میں آ جائیں

کس کا قصور ہے؟؟؟

سوچو تو سہی

آج تو سوچنا ہی ہوگا ورنہ بہت دیر ہو جائے گی

علامہ اقبال رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں

خدا تجھے کسی طوفاں سے آشنا کر دے
کہ تیرے بحر کی موجوں میں اضطراب نہیں!
تجھے کتاب سے ممکن نہیں فراغ کہ تو
کتاب خواں ہے، مگر صاحبِ کتاب نہیں!

حیا ایمان سے پیوستہ ہے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان عالیشان کا مفہوم ہے

ایمان اور حیا آپس میں جڑے ہوئے ہیں

جس کے پاس حیا نہیں رہتا، اُس کے دل میں ایمان بھی نہیں رہتا

ہمارے بچے جو اعلیٰ تعلیم کے متلاشی ہیں

کیا یہ تعلیم ان کو شرم وحیا کا درس دیتی ہے؟؟؟

کیا ہمارے بچوں میں حیا اور شرم نام کی کوئی صورت نظر آتی ہے؟؟؟

کیا یہ تعلیم اِن کو اللہ کریم کا خوف نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عشق کا سبق دیتی ہے؟؟؟

کیا یہ تعلیم ہمارے معاشرے میں ایک باعمل

خداترس (God Fearing)

نفسانی خواہشات (Concupiscence)

سے پاک انسان بنا سکتی ہے؟؟؟

وہ تعلیم وتربیت جو زندگی کے ہر ہر موڑ پہ ہمارے بچے کی راہنمائی کرتی

کیا یہود ونصاریٰ کا نظام تعلیم اس اہمیت کا حامل ہے؟؟؟

آج تو سوچنا ہی گا

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کا قول مبارک ہے

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

فرماتے ہیں:

چاند کے بغیر رات بیکار ہے اور علم کے بغیر ذہن

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کا قول مبارک ہے

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

فرماتے ہیں:

جس نے اللہ کریم کے لئے جھکنا سیکھ لیا وہی علم والا ہے

کیونکہ عالم کی پہچان عاجزی ہے اور جاہل کی پہچان تکبر ہے

حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کا قول مبارک ہے

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

فرماتے ہیں:

علم تلوار سے بھی کہیں زیادہ طاقتور ہے

اس لئے علم کو اپنے ملک میں بڑھائیں کوئی آپ کو شکست نہیں دے سکتا

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کے قول مبارکہ ہے

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

فرماتے ہیں:

علم، مال وزر سے بہتر ہے

کیونکہ

علم تمھاری حفاظت کرتا ہے

اور تم مال وزر کی حفاظت کرتے ہو

والدین خاموش تماشائی کیوں؟

آج والدین بچوں کی تعلیمی پس ماندگی پر آنسو تو خوب بہاتے ہیں

اور تمام تر ذمہ داری حکومت کے سر تھوپ کر

بری الزمہ (Free) ہو جاتے ہیں

یہ جانتے ہوئے بھی کہ تمام حکومتی ادارے چل ہی

یہود و نصاریٰ کے رحم و کرم سے ہیں

آج جبکہ پوری اُمت مسلمہ کی بربادی کا ذمہ دار ہر فردِ واحد ہے

نہ جانے پھر کیوں ہر فردِ واحد

چپ چاپ اپنی بربادی کا تماشائی بنتا جا رہا ہے

علامہ اقبال رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں

ہر لحظہ ہے مومن کی نئی شان نئی آن
گفتار میں کردار میں اللہ کی بُرہان
قہّاری و غفّاری و قدّوسی و جبرُوت
یہ چار عناصر ہوں تو بنتا ہے مُسلمان

کیوں آج اُمتِ مسلمہ اپنا تعلق اللہ کریم کے احکامات سے استوار نہیں کرتی جو

قرآن کریم میں اللہ کریم نے ہم کو صادر فرمائے

کیوں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کو اپنا اوڑھنا بچھونا

بنانے کو ترجیح نہیں دیتا کیوں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کے

نقشِ قدم کو اپنا رختِ سفر نہیں بناتا کیوں اولیا اللہ کی

صف میں کھڑا کرنے کی اپنے نفس کو ترغیب نہیں دلاتا

آخر کیوں؟؟؟؟ آخر کیوں؟؟؟؟ آخر کیوں؟؟؟؟

یہود و نصاریٰ کے سازشی نظام تعلیم کی بدولت

برسرِ اقتدار آنے والے مخصوص حکومتی نمائندگان

جو نسل در نسل اقتدار میں باری باری آکر

قوم کو مغربی نظام تعلیم کے ذریعہ سے

یہود و نصاریٰ کے تہذیب و تمدن سے برابر روشناس کروا رہے ہیں

حالانکہ والدین کو آج رونے کی نہیں کچھ کرنے کی ضرورت ہے

رونا بہت ہو چکا

اب میدان عمل میں آنا ہوگا

آج اگر زندہ ہو تو خُدارا وقت اور اپنی زندگی جو اللہ کریم نے

آپ کو نوازی ہے اس کو غنیمت جانتے ہوئے

کچھ تو ہوش کے ناخن لو اور

اپنے سوئے ہوئے ضمیر (Conscience) کو جگاؤ

علم کی جستجو میں رہنا عبادت ہے

ہمارے دینِ اسلام نے تعلیم پر بہت زور دیا ہے اور اس کی تعلیم کو
غیر معمولی اہمیت کا حامل قرار دیا ہے
نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمانِ عالیشان کا مفہوم ہے
"علم حاصل کرو خواہ تمہیں چین ہی کیوں نہ جانا پڑے"
آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس ارشاد مبارکہ میں کس قدر تعلیم کے حصول کا
مطلب واضح سمجھ میں آرہا ہے
آج ہر ذی شعور اور صاحب ایمان مسلمان کا نہ صرف دل
اس بات کی گواہی دے گا
بلکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ والہانہ عشق و محبت
اُس پر یہ بات واضح کیئے دیتا ہو گا
کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس فرمان مبارکہ جس میں علم کے
حصول کے لئے چین جیسے دور دراز ملک میں سفر کرنے کی
آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تلقین کرنا
یقیناً صرف اور صرف ایسے علم کے حصول کے لئے ہے جو
دین اسلام کے فروغ

اور دنیا و آخرت میں فلاح کا باعث بنتا ہو

مگر افسوس ہم

یہود و نصاریٰ کے نظام تعلیم کے حصول کے عوض

اپنی پہچان کو نہ صرف کھو چکے بلکہ

روشنی کی تلاش میں ہم تاریکی کی پستیوں میں گرِتے ہی چلے جا رہے ہیں

یہود و نصاریٰ کے تعلیمی نظام کی دلدل میں دھنستے ہی چلے جا رہے ہیں

حضرت مولانا کیرانوی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں

علم حاصل کرنا تقویٰ کے برابر ہے

اس کا تذکرہ خدا کی عبادت ہے اور اس کی تلاش اللہ کی خوشنودی

اور جنت و راحت کا سامان ہے

خُدارا ہمارے لئے آج اس بات کا سمجھنا

نہایت اشد !!! نہایت اشد !!! نہایت اشد !!!

ضروری ہے

کہ علم کا اصل مفہوم کیا ہے؟؟؟

تعلیم کا مقصد بعض یونیورسٹیوں سے ڈگریوں کا حصول

بہت سا پیسہ کما کر زندگی کی تمام آسائشوں (Luxury) سے

فیض یاب ہونا نہیں

اس کا مقصد کوئی اعلیٰ سرکاری منصب حاصل کرنا نہیں

اور نہ ہی دُنیا پر اپنے علم کی ڈھارس بیٹھانا مقصود ہونا چاہے

تعلیم دراصل ایک مہذب (Courteous) طریقہ سے زندگی گزارنا اور

معاملات میں اعلیٰ درجے کی دیانت کا حامل ہونا

اور پاکیزگی کے ساتھ سوچنے وسمجھنے کے عمل کو کہتے ہیں

تعلیم کا مقصد عقل شعور سے کائنات کی ہر شئے کو جاننا اور

اس کے مقام کو پرکھنے کو کہتے ہیں

تعلیم تدبیر (Contrivance) تفکر (Ideaction) سے چیزوں کو اختراع

(Creativity) کرنے کی اہلیت کو کہتے ہیں

تعلیم بلند و بالا کردار کو کہتے ہیں

تعلیم دوسرں کی فلاح و بہبود کی کوشش کرنے کو کہتے ہیں

علم ایسا نور ہے جو ساری کائنات پر مسلط (Dominator) ہے تحقیقات

(Inquisition) کا مرکز ہے

اور معلومات کا نچوڑ ہے

علم بلند خیالی اعلیٰ اقدار کا سرچشمہ

اور خالق حقیقی کو سمجھنے کا واحد ذریعہ ہے

تعلیم کا مقصد ایک اچھا شہری ذمہ دار انسان

اور خدا ترس مسلمان بننا اور بنانا ہے

علامہ اقبال رحمتہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

یہ عیشِ فراواں ، یہ حکومت ، یہ تجارت
دل سینۂ بے نور میں محرومِ تسلّی!
تاریک ہے افرنگ مشینوں کے دھوئیں سے
یہ وادیٔ ایمن نہیں شایانِ تجلّی!
ہے نزع کی حالت میں یہ تہذیبِ جوانمرگ
شاید ہوں کلیسا کے یہودی متولّی!

اُستاد باپ کا دوسرا روپ

درس وتدریس کا کام حقیقت میں انسان سازی ہے

اور یہی کار پیغمبری اور نہایت ہی مقدس کام ہے

انسان سازی ایک اچھے اُستاد سے بہتر کوئی کر نہیں سکتا

آج ہر ذی شعور انسان جانتا ہے کہ اُستاد کا مقام ومرتبہ تو یہ ہے کہ

وہ روحانی باپ کی حیثیت رکھتا ہے

ایک وقت تھا کہ علمی اور تربیتی اعتبار سے ہر شخص استاد محترم سے

یہ کہتا نظر آتا تھا کہ

" گوشت آپ کا اور ہڈیاں ہماری"

بس ہمارے بچے کی علمی، عملی اور تربیتی میدان میں کوئی کمی باقی نہ رہے

علامہ اقبال رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں

حُسنِ کردار سے نور مجسم ہو جا

کہ ابلیس بھی تجھے دیکھے تو مسلماں ہو جائے

مگر افسوس آج ہم اپنی بہن، بیٹی کو یہود و نصاریٰ کے نظام تعلیم سے آراستہ

کروانے کے لیے سکول کالج میں تو بھیج دیتے ہیں

مگر ہوتا کیا ہے یہ آپ سب بخوبی جانتے ہیں

استاد جو روحانی باپ کا درجہ رکھتا ہے

اُسی روحانی باپ سے پڑتے ہوئے یا تو ہماری بیٹی اپنے روحانی باپ سے شادی کر لیتی ہے

یا اُس کے ساتھ گھر سے بھاگ جاتی ہے

کب جاگو گے تم؟؟؟؟

۔۔۔اب تو جاگ جاؤ غفلت کی نیند سے۔۔۔

غیرتِ ایمانی کو جگاؤ اور ہوش کے ناخن لو

استاد جو ایک روحانی باپ کی حیثیت سے جانا پہچانا جاتا ہے

اُسی روحانی باپ سے بدفعلی جیسے فعل کیسے سرزد ہو جاتے ہیں؟؟؟

کبھی پل بھر کے لیے ہی سہی، خُدارا سوچو تو سہی

یہ معجزہ بھی خدا ہم کو جیتے جی دکھائے کبھی

بچہ ہمارا سکول و کالج سے قرآن پڑھتا ہوا گھر آئے کبھی

جان لو کہ آج کے روحانی باپ (استاد) پر بھی یہود و نصاریٰ کا رنگ چڑھ چکا ہے

یہ ۲۵، یا ۴۰ سالہ استاد یہود و نصاریٰ کی ۲۰۰ سالہ پرانی سازش سے

خود کو کیسے بچا سکتا ہے

اگر ایک پودے کو صرف ہوا، پانی، کھاد، اور روشنی مہیا کر دی جائے

اور اس کی تراش و خراش نہ کی جائے تو وہ جنگل تو بن سکتا ہے

لیکن گلزار نہیں بن سکتا

یہی بات انسانی پودوں پر بھی صادق آتی ہے

حضرت امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہُ فرماتے ہیں

اس میں کوئی بھلائی نہیں جو علم کی محبت نہیں رکھتا

سازشی تعلیم کے بدترین اثرات

اگر آج کے تعلیمی تناظر میں دیکھا جائے تو بات صاف اور
واضع سمجھ میں آجائے گی
یہود و نصاریٰ کا یہ نظامِ تعلیم ہم کو کس قدر خوفناک دوراہے پر لے آیا ہے
حصولِ تعلیم کا متلاشی آج کا مسلمان
ہمارا غیور اور صاحب ایمان نوجوان
اگر امتحان میں فیل ہو جائے تو وہ دلبر داشتہ ہو کر خودکشی تک کر جاتا ہے
مگر کون بتائے گا اس کو کہ ہمارا دین اسلام نہ صرف اس فعل کی
مذمت کرتا ہے بلکہ اس فعل کو حرام قرار دیتا ہے
آج یہود و نصاریٰ کے نظام تعلیم سے خود کو آراستہ کرنے والا مسلمان
اگر اعلیٰ تعلیم لے کر نوکری نہیں حاصل کر پاتا تو وہ
حرام موت مر جانا تو قبول کرتا ہے
مگر کیلوں کی یا مالٹوں کی ریڑھی لگا کر رزقِ حلال کمانے کو ترجیح نہیں دیتا
اپنے ہاتھ سے رزقِ حلال کمانے والا اللہ کا دوست ہے کون بتائے گا اس کو
مگر اعلیٰ تعلیم کے بعد تو اُس کے نزدیک یہ سب گھٹیا اور ذِلت والے کام ٹھہرے
کون بتلائے گا اس کو کہ ہمارے کریم آقا حضرت محمد نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اپنے جوتے مبارک بھی اپنے مبارک ہاتھوں سے گانٹھ لیا کرتے تھے

آج یہود و نصاریٰ کے نظام تعلیم سے خود کو آراستہ کرنے والا مسلمان

اپنے کسی بھی مسلمان بھائی کا قتل نہایت چھوٹی سی بات پر کر دیتا ہے

کون بتائے گا اس کو کہ دین اسلام میں کسی بھی مسلمان کا ناحق خون بہانہ

پوری انسانیت کے خون بہانے کے برابر ہے

آج یہود و نصاریٰ کے نظام تعلیم سے خود کو آراستہ کرنے والا مسلمان

ماں باپ کو گالی دینا اور مار پیٹ سے دریغ تک نہیں کرتا

کون بتائے گا اس کو کہ قرآنِ پاک میں اللہ کریم تو ماں باپ کو اُف تک کہنے سے بھی منع فرماتا ہے

آج یہود و نصاریٰ کے نظام تعلیم سے خود کو آراستہ کرنے والا مسلمان

بے حیائی، بے پردگی، فیشن، فضول باتوں کو تو بہت پسند کرتا ہے

مگر کون بتائے گا اس کو کہ حیا، سادگی، غیرت، مسلمان کی پہچان اور شان ہوا کرتی ہے

آج یہود و نصاریٰ کے نظام تعلیم سے خود کو آراستہ کرنے والا مسلمان

جھوٹ، دھوکہ، فریب، دینا اپنی عقلمندی تصور کرتا ہے

مگر کون بتائے گا اس کو کہ اخوت، مروّت، وفا، راست بازی

ایمانداری، ایثار و قربانی مسلمان کا شیوہ ہے

آج یہود و نصاریٰ کے نظام تعلیم سے خود کو آراستہ کرنے والا مسلمان فلموں، ڈراموں، گانوں

کی دُھنیں تو پہچانتا ہے مگر کون بتائے گا اس کو کہ یہ سب گناہوں والے کام ہیں

گانے باجوں کی صورت میں زہریلے سانپوں کی پھنکاریں ہیں

آج یہود و نصاریٰ کے نظام تعلیم سے خود کو آراستہ کرنے والا مسلمان

اپنی زندگی سے اور دُنیا سے بے انتہا نہ صرف پیار کرتا ہے

بلکہ اس کو دائمی رکھنے کا متمنی نظر آتا ہے

مگر کون بتلائے گا اس کو یہ زندگی فانی ہے اور ایک دن اس دُنیا کو بھی چھوڑ جانا ہے

آج یہود و نصاریٰ کے نظام تعلیم سے خود کو آراستہ کرنے والا مسلمان

شکل و صورت سے بھی اُن جیسا ہی دیکھائی دیتا ہے

مگر کون بتلائے گا اس کو کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

فرمانِ عالیشان کا مفہوم ہے

کہ مشرکوں کی مخالفت کرو داڑھیاں بڑھاؤ اور مونچھیں کتراؤ

آج یہود و نصاریٰ کے نظام تعلیم سے خود کو آراستہ کرنے والا مسلمان

جھوٹ، فحش و فضول باتوں کا تو رسّیا ہے

مگر کون بتلائے گا اس کو کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

فرمانِ عالیشان کا مفہوم ہے

کہ مسلمان کے اسلام کی خوبی یہ ہے کہ وہ بے فائدہ اور

بیکار باتوں کو ترک کر دیتا ہے

آج یہود و نصاریٰ کے نظام تعلیم سے خود کو آراستہ کرنے والا مسلمان

حلال و حرام کی تمیز کو تو بھولا چکا

مگر کون بتلائے گا اس کو کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

فرمان عالیشان کا مفہوم ہے

کہ جس نے ایک لقمہ بھی حرام کا کھایا اسکی ۴۰ دن تک

کوئی دُعا قبول نہیں ہوتی

ایک بات جو آج پوری اُمت مسلمہ کو ذہن نشین کر لینا چاہئے

خُدارا !!! یہ بات ذہن نشین کرنا ہی ہوگی

اور بذاتِ خود اس احوال کا جائزہ لینا ہی ہوگا

علامہ اقبال رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں

یقیں محکم عمل پیہم محبت فاتحِ عالم
جہادِ زندگانی میں ہیں یہ مردوں کی شمشیریں

آج کسی بھی اسلامی ملک میں، اُس ملک کا کوئی بھی ایسا ادارہ نہیں ہوگا
جس کے اعلیٰ سے اعلیٰ اور کمتر سے کمتر عہدہ پر فائز
کوئی پڑھا لکھا شخص نہ بیٹھا ہو
دفاعی ادارہ ہو یا کاروباری، تعلیمی میدان ہو یا کھیل کا میدان
میڈیکل، انجینئرنگ، تھانے، کچہری، ٹیلی وژن، ریڈیو
پرنٹ میڈیا، ملٹی میڈیا، جدید ٹیکنالوجی سے وابستگان
الغرض ہر ہر شعبہ ہائے زندگی میں پڑھا لکھا طبقہ موجود ہے

علامہ اقبال رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں

پُختہ افکار کہاں ڈھونڈنے جائے کوئی
اس زمانے کی ہوا رکھتی ہے ہر چیز کو خام!
مدرسہ عقل کو آزاد تو کرتا ہے مگر!
چھوڑ جاتا ہے خیالات کو بے ربط و نظام!
مردہ لادینی افکار سے افرنگ میں عشق
عقل بے ربطیٔ افکار سے مشرق میں غلام!

فیصلہ آپ خود کیجئے

یہ پڑھا لکھا طبقہ جو یہود و نصاریٰ کے سازشی نظام تعلیم سے
فارغ التعلیم ہو کر کے
پچھلے ۲۰۰ سال سے حکومتی اداروں، پرائیوٹ اداروں
یا
زندگی کے کسی بھی شعبہ ہائے زندگی میں جو کام سرانجام دے رہا ہے
اِنہیں یہاں دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے

حصہ اوّل (A)

کیا یہ سب اللہ کریم کے احکامات اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
تعلیمات کو اولیت دیتے ہوئے
اپنے فرائض انجام دے رہے ہیں؟؟؟
انصاف، ایمانداری، دیانتداری، پرہیز گاری، صلہ رحمی، شکر، شرافت، اخلاص، اخلاق
حقوق کی ادئیگی، شرافت، نیک نیتی، اخلاص، درگزر، شرم وحیا، پردہ داری، وفاداری، برداشت
عاجزی، انکساری کا پیکر بن کر کیا اپنے فرائض انجام دے رہے ہیں؟؟؟

حصہ دوئم (B)

کیا یہ سب اللہ کریم کے احکامات اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
تعلیمات کو پس پشت ڈال کر اپنے فرائض انجام دے رہے ہیں؟؟؟
جھوٹ، دھوکہ، فریب، بدنیتی، غیبت، بغُض، کینہ، غرور، تکبر

سنگدلی لالچ، حسد، بے پردگی، بے حیائی، بے شرمی، ناچاکی، بہتان، ظُلم
چغل خوری، وعدہ خلافی، بے ادبی، رشوت خوری کا پیکر بنتے جارہے ہیں
فیصلہ آپ نے خود کرنا ہے
اگر آپ کا فیصلہ اور آپ کی سوچوں کا ترجمان
حصہ دوئم (B)

ہے

توخُدارہ جان لو کہ یہ سب کے سب یہودونصاریٰ کے ۲۰۰ سالہ سازشی
تعلیمی نظام کے رنگ میں پوری طرح سے رنگے جاچکے ہیں

انگریزی تعلیم ''ملحد و بے غیرت'' بنادیتی ہے

''سود کھانا شریعت نے اس لیے حرام فرمایا ہے کہ اس سے ''بے غیرتی'' پیدا ہوتی ہے
کیونکہ سور ''بے غیرت'' جانور ہے اور سور کھانے والی قومیں (یہودونصاریٰ) بھی
''بے غیرت'' ہوتی ہیں بعینہٖ یہودیوں اور عیسائیوں کے مرغوب وپسندیدہ علوم
پڑھنا شریعت نے اس لئے حرام فرمایا ہے کہ اس سے ''بے غیرتی'' پیدا ہوتی ہے
کیونکہ انگریزی تعلیم یہودونصاریٰ سے تعلق کی بناء پر ''بے غیرتی ولادینیت''
پھیلاتی ہے یہی وجہ ہے کہ اسلام کی مقدس تعلیمات کو چھوڑنے والا
''انگریزی خواں طبقہ''
اکثر طور پر بے غیرت و بدمذہب ہوجاتا ہے
(سازشی نظامِ تعلیم صفحہ نمبر ۸۱،۸۲)

اُمتِ مسلمہ خاموش کیوں؟

آج ہر مسلمان کے دل میں ایک ٹھاٹھے مارتا سمندر ہے
جو یہود و نصاریٰ کے رنگ سے رنگین ہونے کے لیے بے قرار ہے
میڈیا کی چکا چوند جو دائمی طور پر حکومتی اداروں کی لونڈی بن چکی ہے
اور زیادہ تر
دنیاوی آسائیشوں کے حصول کی تشہیر، فحاشی، بے حیائی کو فروغ
قتل وغارت گیری اور
حکومتی اداروں کی چشم پوشی
کے لیے اس کو استعمال کیا جاتا ہے

اللہ کریم قرآن کریم میں فرماتے ہیں

بے شک جو لوگ اس بات کو پسند کرتے ہیں کہ مسلمانوں میں بے حیائی پھیلے ان کے لئے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہے
اور اللہ (ایسے لوگوں کے عزائم کو) جانتا ہے اور تم نہیں جانتے

سورت نور: آیت نمبر (۱۹)

اللہ کریم کے اس ارشاد مبارکہ کو سامنے رکھتے ہوئے
اپنی عقل کے دروازے کھول کر، آنکھوں سے رنگین چشمہ اُتار کر
اور اللہ کریم کے بندے بن کر غور وفکر کریں
پوری اُمت مسلمہ کے گھر گھر

کیبل نیٹ ورک (Cable Network) کی صورت میں

بارود (Explosives) پھیلا دیا گیا ہے

مغرب زدہ یہ لوگ اپنے ہی نشیمن پہ گرا رہے ہیں بجلیاں

وہ لوگ کہاں گئے جو لہو دے کر مہکاتے تھے گلستاں

پڑھے لکھے (یہود و نصاریٰ کے نظام تعلیم سے مزئین) افراد

ہمارے معاشرے میں کس قسم کے اخلاقیات اور سوچ

کی عکاسی کر رہے ہیں

مغربی تہذیب و تمدن کی؟؟؟

یا

اسلامی تہذیب و تمدن کی؟؟؟

سوچیئے گا ضرور

علامہ اقبال رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں

اٹھا کر پھینک دو باہر گلی میں
نئی تہذیب کے انڈے ہیں گندے
الیکشن ممبری کونسل صدارت
بنائے ہیں خوب آزادی کے پھندے
میاں نجّار بھی چھیلے گئے ساتھ
نہایت تیز ہیں یورپ کے رندے

اسی ملٹی میڈیا اور پرنٹ میڈیا کی

کالی سرخیوں سے جھلکتیں آئے روز لٹتیں عزتوں کی داستانیں

اخلاق سوز واقعات، مہنگائی کے ہاتھوں تنگ آ کر والدین کا بچوں کو

فروخت کرنا اور ہر نئی خودکشی کی خبر

ہمیں برابر یہ پیغام دے رہی ہے کہ ہمارے اخلاقیات پر اللہ کریم کا عذاب آ چکا ہے
جھوٹ، رشوت، سود، سفارش، ختم ہوتی برداشت اور ذات پات کے
چھلکتے ہوئے پیمانے ہمہ وقت ہم کو یہ باور کروا رہے ہیں
کہ ہم اخلاقی گراف کی آخری حدوں پر پہنچ چکے ہیں
یہود و نصاریٰ کے نظام تعلیم نے آج اُمت مسلمہ کو اخلاقی پستی میں
وہاں لا کر کھڑا کیا ہے
جہاں سے ظلمتوں کے پہاڑ بھی ایک باریک سی لکیر نظر آتے ہیں
یہود و نصاریٰ کے نظام تعلیم سے فراغت پانے والا آج کا مسلمان
جب میڈیا سے جڑے کسی بھی میدان میں عملی طور پر قدم رکھتا ہے
تو دین اسلام کی تمام حدوں کو پار کر چکا ہوتا ہے
میڈیا کی بے لگام چکا چوند نے پوری اُمت مسلمہ کو
اس ڈگر پہ چلا دیا ہے کہ
پوری اُمت مسلمہ کے سر سے حیا کی چادر سرک چکی ہے
یہود و نصاریٰ کے تعلیمی زہر کا ڈسا ہوا آج کا سرمایا دار
مغرب زدہ ہو چکا ہے
جھوٹ کا سانپ اژدھا بن کر اُمت مسلمہ کے اخلاق کو نگل چکا ہے
روشن خیالی دلوں کی نورانیت پر گرہن لگا چکی
ملٹی میڈیا کی چکا چوند نے ہمارے آج کے محمد بن قاسم، ٹیپو سلطان،
صلاح الدین کو یہ سوچ بخشی ہے کہ
فلموں، ڈراموں کے اداکاروں کی طرح وہ عام زندگی میں بھی
اسی چال ڈال کے ہیرو دکھائی دیتا ہے

ذرا سوچو میڈیا میں آنے والا ہر فرد پڑھا لکھا ہوتا ہے ہر آنے والی عورت پڑھی لکھی ہوتی ہے

اکبر الہٰ آبادی فرماتے ہیں

حامدہ چمکی نہ تھی جب تک انگلش سے بیگانہ تھی
اب ہے شمع انجمن ، پہلے یہ چراغ خانہ تھی

مسلمان تو ہم ہیں مگر وہ سب کام جن سے شریعتِ محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم کو منع کرتی ہے

وہ سب کام ہم کر بھی رہے ہوتے ہیں

آج کا ہر پڑھا لکھا مسلمان مرد

اور

آج کی ہر پڑھی لکھی مسلمان عورت

کیا اللہ کریم کے احکامات اور بنی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات

پر عمل کرتے ہوئے اپنی دنیاوی عارضی زندگی کو گزار رہے ہیں؟؟؟

مغربی تہذیب وتمدن کی اندھی تقلید اُمت مسلمہ کو

گم نام راہوں کا مسافر بنا رہی ہے

جدید تعلیم یافتہ طبقے کے ذہنوں پر مغربی سوچ وفکر غالب آ چکی ہے

سیاسی غلامی تو تھی ہی اب ذہنی غلامی کا طوق بھی گلے میں ڈال چکے ہیں

آج مسلمان اپنے ماضی کی درخشاں روایات سے بے نیاز ہو چکا ہے

ہماری اسلامی قدریں جو ہمیں اخلاص وتقویٰ سکھاتی ہیں

اللہ کریم اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کرنے کا درس دیتی ہیں

مگر آج مغربی نظام تعلیم نے اسلامی اقدار پر حملہ کیا ہے

مغربی نظام تعلیم کا مرکز ومحور خود غرضی اور ظاہر داری ہے

یہ تہذیب ہماری نسلوں کو مادہ پرست بنائے جا رہی ہے

دیکھتے ہی دیکھتے دولت ہی سب سے بڑی قدر بن چکی

اکبرالہٰ آبادی نے اس صورت حال کی تصویر کشی ان الفاظ میں کی ہے

نہیں کچھ اس کی پرستش الفت اللہ کتنی ہے
سبھی یہ پوچھتے ہیں آپ کی تنخواہ کتنی ہے

کلنٹن کا تجویز و بیان

جدہ (اے ایف پی) سابقہ امریکی صدر بل کلنٹن نے اپیل کی ہے کہ باہمی اختلافات دور کرنے اور دہشت گردی کا مقابلہ کرنے کے لیے عالمی سیاسی معاشرہ تشکیل دیا جائے انہوں نے کہا کہ امریکہ اس مقصد کے لیے رابطہ کرے گا انہوں نے مسلمانوں پر زور دیا کہ وہ اپنے تعلیمی نظام میں عقیدے کی تلقین ختم کردیں۔ وہ جدہ میں اکنامک فارم میں اظہار خیال کررہے تھے انہوں نے کہا اس سیاسی معاشرے میں صرف اپنی پسند کے مطابق خدا تعالیٰ کی عبادت کرنے یا اس سے اختلاف کرنے کی آزادی ہونی چاہیے

(روزنامہ جنگ 21 جنوری 2002ء)

حیا عورت کا حقیقی زیور ہے

مغربی نظام تعلیم کو لیکر آپ نے مشرقی عورت (گھریلو با پردہ)

اور

مغربی عورت (سکول کالج سے تعلیم یافتہ) کا موازنہ کیا

مشرقی عورت (گھریلو با پردہ) اپنے خاوند کا سکون اور بچوں کی تربیت کی

طرف خاص توجہ دیتی ہے اور عظمت کا مینار نظر آتی ہے

مغربی عورت (سکول و کالج سے تعلیم یافتہ) آزادی پسند اور گھومنے پھرنے

ناچنے گانے کو گھر کی چادر چار دیواری پر ترجیح دیتی ہے

مغربی نظام تعلیم کو لے کر اُمت مسلمہ کی بیٹیوں پر ہونے والے منفی اثرات کو

وہ کچھ اس طرح اپنے لفظوں میں بیان فرماتے ہیں

بے پردہ کل جو آئیں نظر چند بیبیاں
اکبر زمیں میں غیرتِ قومی سے گڑ گیا
پوچھا جو ان سے آپ کا پردہ کدھر گیا
کہنے لگیں کے عقل پہ مردوں کی پڑ گیا

مغربی نظام تعلیم نے اُمت مسلمہ کی ماؤں کو بے باکی اور بے پردگی کے سوا اور کچھ نہیں دیا

معمولی سا جائزہ

علامہ اقبال رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں

ہزاروں اور ہیں جن کا یہی انجام ہونا ہے
نئی تعلیم کی تکمیل ہی نا کام ہونا ہے

مردِ قلندر کے اس شعر کی روشنی میں ایک معمولی سا جائزہ
ہمارے بچے کا اگر ایک دن بعد امتحان شروع ہو رہا ہو تو وہ
دن رات امتحان کی تیاری میں مگن ہو جاتا ہے
والدین بھی گھر کے ہر فرد کو یہ حکم صادر فرما دیتے ہیں کہ
کوئی بچے کو تنگ نہ کرے
اُسے خوب یکسوئی کے ساتھ تیاری کرنے دیں
بچہ بھی خوب امتحان کی تیاری میں مصروفِ عمل ہو جاتا ہے اور
کتاب کے ہر ضروری (Important) سوال کو یاد کرنے کی کوشش کرتا ہے
سارا سال پڑھنے کے باوجود پوری کتاب کو دُہراتا (Revise) ہے
بچہ جانتا ہے کہ
ممتحن (Examiner) کے ترتیب شدہ پوچھے جانے والے سوال پتہ نہیں
کتاب کے کون کون سے حصہ سے آجائیں
کتنی فکر، کتنی پریشانی، کتنی بے چینی، راتوں کی نیند غائب دل کی

دھڑکنیں تیز ہر لمحہ ایک خوف ایک ڈر

کس لئے؟؟؟؟

صرف اور صرف دنیاوی امتحان میں کامیابی کے حصول کے لیے

مگر افسوس ہم نہیں جانتے تو یہ نہیں جانتے کہ

دنیا بھی ایک امتحان گاہ ہی تو ہے

اور اللہ کریم بذاتِ خود اس امتحان گاہ (Examination Hall) کا ہے

اللہ کریم اتنا رحیم ہے اتنا کریم ہے اتنا شفیق اور

اتنا عظیم ہے کہ اس کا ثبوت اس بات سے ملتا ہے کہ

اللہ کریم

نے دنیا کے امتحان گاہ کی کامیابی کے لیے ہماری آسان تیاری کے لیے

Paper پہلے سے ہی Out کر دیا ہے

امتحان کے روز پوچھے جانے والے سوالات بھی بتا دیئے

اور سوالات کے جوابات کی عملی (Practically) تیاری کے لیے

اپنے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معبوث فرما کر ہم گناہ گاروں پر اپنا احسانِ عظیم فرمایا

مگر افسوس

ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات پر عمل کرنا تو دور کی بات

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا رشتہ بھی مضبوط نہ رکھ سکے

اور

دنیاوی تعلیم کی گرد میں اَٹ کر رہ گئے

کشتی کا مسافر

بس تھوڑا سا ہی سہی مگر غور وفکر تو کریں!!!

آج پوری اُمت مسلمہ کا ہر فرد اُس کشتی کا مسافر ہے

جس کے پیندے میں مغربی نظام تعلیم کی بدولتسب دنیاوی

برائیاں مل کر سوراخ کرنے میں مگن ہیں

اور اُمت مسلمہ کا ہر فرد جو اس کشتی کا مسافر ہے

وہ کیوں چپ چاپ یہ سوراخ ہوتا ہوا دیکھ رہا ہے

کیوں تماشائی بن کر نہ صرف اپنی کشتی کی بربادی بلکہ اس کے ڈوبے جانے کے نتظار میں ہے؟؟؟

خُدارا ہوش کرو!!!

خُدارا غفلت کی نیند سے جاگ جاؤ

آج ہم کو یہ عزم کرنا ہوگا کہ اگر ہم اس کشتی کے ملاّح نہیں بن سکتے

تو کم از کم اس کشتی کو ڈوبنے سے بچانے کے لیے

اور سوراخ کو بند کرنے کے لیے ہم اپنی اپنی طاقت کا استعمال تو

کر ہی سکتے ہیں

تو پھر انتظار کس کا ہے؟؟؟

سازشی تعلیم کا تناور درخت

یہو و نصاریٰ کے سازشی نظام تعلیم میں شامل یہ سب غلاظتیں جو ایک

ناسور(Cancer) کی صورت اختیار کر کے اب ایک تناور درخت بن چکی ہیں

اس درخت کو جڑ سے اُکھاڑنا ہوگا

یہودونصاریٰ کا یہ ۲۰۰ سالہ سازشی تعلیمی نظام جو آج ایک مضبوط اور

تناور درخت کی صورت اختیار کر چکا ہے

اس درخت کو اُکھاڑنے کے لیے عزم کرنا ہوگا

یہودونصاریٰ کے ۲۰۰ سالہ سازشی تعلیمی نظام کے خلاف اُٹھ کھڑے ہوں

اور اس سازشی نظام تعلیم کے درخت کو جڑ سے اُکھاڑنے

اور اس کو سمندر بوس(Annihilate) کرنے کے لئے

کمر بستہ(Equipped) ہو جائیں یہ کام اتنا آسان نہیں

مگر ہر مسلمان کا اس بات پر ایمان ہے کہ سچی لگن کے ساتھ کوشش کرنے سے

اللہ کریم اپنے محبوبِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقہ سے ہماری راہ میں

ساری رکاوٹیں ہٹا دیں گے اِنشاءاللہ عزوجل

پیوستہ رہ شجر سے اُمید بہار رکھ

حضرت غوث الاعظم عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ فرماتے ہیں

شروع کرنا تیرا کام ہے اور تکمیل کرنا اللہ کریم کا کام اور فرماتے ہیں

عمل بے اخلاص اور قول بے عمل، نا قابل قبول ہے

علامہ اقبال رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں

دلوں کو مرکزِ مہر و وفا کر
حریم کبریا سے آشنا کر
جسے نانِ جویں بخشی ہے تو نے
اسے بازوئے حیدرؓ بھی عطا کر

یہود و نصاریٰ کی ۲۰۰ سالہ سازش کا رنگ اب جب کے ہر فردِ واحد پر چڑھ چکا ہے

اس رنگ کو اُتارنے کے لئے وقت بھی اب کافی درکار ہو گا

راتوں رات تو کوئی معجزہ ہوتا دیکھائی نہیں دیتا

ہاں !!! مگر جب تک اللہ کریم نہ چاہے

شیخ سعدی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں

چڑیاں اگر متحد ہو جائیں تو شیر کی کھال اُدھیڑ سکتی ہیں

بس ہمیں متحد ہونا ہے

اپنے ایمان کو اور اپنی نسلوں کے ایمان کو بچانے کے لیے

پوری اُمت مسلمہ کو ایک ہونا ہوگا

ایک ہو کر ایک ہی آواز بلند کرنا ہوگی

جو حکومتی ایوانوں تک تب تک گونجتی رہے

جب تک

یہود و نصاریٰ کے اس تعلیمی نظام کو جڑ سے اُکھاڑ کر (Root out)

اسلامی نظام تعلیم کی تشکیل نو (Re-Form) نہیں کی جاتی

اسلامی نظام تعلیم میں ہی اُمت مسلمہ کی بقاء (Survival) ہے

اللہ کریم اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشنودی ہے

حضرت داؤد علیہ سلام کا فرمانِ عالیشان ہے

جو شخص علم رکھتا ہے اور اس پر عمل نہیں کرتا وہ اس بیمار کی مانند ہے جس کے پاس

دوا (Medicine) ہے مگر وہ اس کا استعمال نہیں کرتا

علامہ اقبال رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کیا خوب فرماتے ہیں

ارادے جن کے پختہ ہوں نظر جن کی خدا پر ہو

طلاطم خیز موجوں سے وہ گھبرایا نہیں کرتے

تعلیمی ادارے کا انتخاب

آج مسلمان کو یہی بات سمجھنے کی نہایت اشد ضرورت ہے کہ
معمولی غذا کھائیں، معمولی کپڑے پہنیں
عیش و عشرت کے تمام اسباب سے کنارہ کرتے ہوئے
اور معاشی تکالیف کو گوارہ کرتے ہوئے
ہر صورت اپنے بچوں کو تعلیمی زیور سے ضرور ضرور ضرور آراستہ کریں مگر
تعلیمی ادارے کا انتخاب
کرنا ایسے ہی ہوگا جیسے جینے کے لئے ہوا، پانی اور روشنی کی ضرورت ہوتی ہے
کیونکہ تعلیم بنیاد ہے
عبادت سے بھی کہیں زیادہ افضل ہے علم دین سیکھنا
تربیت کے لئے بھی اور صحیح علم کے لئے بھی
یہود و نصاریٰ کے سازشی نظام تعلیم سے اپنے بچوں کو بچائیں
جو نظام تعلیم ہمارے بچے کو بچپن میں ادب کرنا نہیں سیکھا سکتا بڑی عمر میں اُس بچے سے
بھلائی (Welfare) کی کیا اُمید رکھی جاسکتی ہے
جب تک ملک میں اسلامی نظام تعلیم کا نفاذ عمل (Implementatio) میں نہیں آجاتا
تب تک
اسلامی نظام تعلیم کے نفاذ کے لیے ہر فرد واحد کو کوشش کرنا ہوگی
اللہ کریم ارشاد فرماتے ہیں

بیشک تمہارا (مددگار) دوست تو اللہ اور اس کا رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہی ہے اور (ساتھ) وہ ایمان والے ہیں جو نماز قائم رکھتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور وہ (اللہ کے حضور عاجزی سے) جھکنے والے ہیں

سورت المائدہ: آیت مبارکہ (۵۵)

ہم کو اللہ کریم کے اس فرمانِ عالیشان کو اپنے اذہان وقلوب میں راسخ

کرنا ہوگا اور دین و دنیا کے تمام تر معاملات میں

ہمارے پیشوا (Leader) صرف اور صرف اللہ کریم کے احکامات اور

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات پر عمل کرنے والے

صاحبِ ایمان لوگ ہی ہو سکتے ہیں

آج اس بات کو سمجھنا ہوگا

یہود و نصاریٰ اسلام دُشمن ہیں کبھی بھی اسلام دوست نہیں ہو سکتے

سازشی نظام تعلیم یہود و نصاریٰ کی اُمت مسلمہ کے خلاف ایک ایسی سازش ہے جو

ایٹم بم (Atom Bomb) سے بھی کہیں زیادہ طاقتور (Powerful) ہے

ایک نہایت ضروری اور اہم ترین بات

بہت سے مسلمان جو اپنے اندر دین اسلام کا درد رکھتے ہیں

وہ ایک بات ضرور سوچتے ہونگے

کہ جب تک اسلامی نظام تعلیم کا قیام عمل میں نہیں آجاتا

تب تک ہمارے بچے کہاں سے تعلیم حاصل کریں؟؟؟

آسان ترین حل

تو اس بات کا ایک نہایت ہی آسان حل ہے

جس طرح ہم کوئی بھی مٹی کا برتن ٹھوک بجا کر لیتے ہیں

خرید وفروخت کرتے وقت خوب غور وفکر کرتے ہیں اسی طرح

اپنے ننھے سے پودوں کو جنہیں آگے چل کر ابھی تناور درخت بننا ہے

اس کی پرورش کے لئے

پاکیزہ زمین پاکیزہ پانی، پاکیزہ آب وہوا اور پاکیزہ ماحول

فراہم کرنا ہی والدین کی اولین ترجیح ہونا چاہیے

اور اس کے حصول کے لئے والدین کو

تعلیمی ادارے کا انتخاب کرتے وقت نہایت احتیاط کو پیش نظر رکھنا ہوگا

وہ تعلیمی ادارہ کم از کم اس اہمیت کا حامل تو ہو

جو ہمارے ننھے سے پھولوں کو ایمان کی خوشبو سے ہمہ وقت معطر رکھ سکے

وہ تعلیمی ادارہ کم از کم اس اہمیت کا حامل تو ہو

ہو جو ہمارے بچے کو اپنے مذہب اور دین اسلام کی پہچان کروا سکے

وہ تعلیمی ادارہ کم از کم اس اہمیت کا حامل تو ہو

جو اللہ کریم کی معرفت اور اللہ کریم کے احکامات کے سامنے اپنا

سر تسلیم خم رکھنے کا درس دے سکے

وہ تعلیمی ادارہ کم از کم اس اہمیت کا حامل تو ہو

جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کا درس دے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

اتباع میں زندگی کے شب وروز کو ڈھال سکنے کے قابل تو بنائے

وہ تعلیمی ادارہ کم ازکم اس اہمیت کا حامل تو ہو

جو ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تحفظ کے لیے ہر قربانی کو پیش

کرنے کا درس دے سکتا ہو

وہ تعلیمی ادارہ کم ازکم اس اہمیت کا حامل تو ہو

جو اسلامی تعلیمات کو پیش نظر رکھتے ہوئے حلال وحرام کی تمیز سیکھا سکے

وہ تعلیمی ادارہ کم ازکم اس اہمیت کا حامل تو ہو

جو دنیا کی ہر کامیابی کو اللہ کے فضل وکرم کے ساتھ منسوب کر سکے

وہ تعلیمی ادارہ کم ازکم اس اہمیت کا حامل تو ہو

جو زندگی کے ہر سفری موڑ پہ اپنا رخت سفر اللہ کریم کے احکامات اور

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات کو رکھ سکے

وہ تعلیمی ادارہ کم ازکم اس اہمیت کا حامل تو ہو

جو زمانے میں وقوع پزیر ہونے والے علوم جدیدہ کے

تقاضوں (Objectives) کو ساتھ ساتھ منسلک رکھ سکے

وہ تعلیمی ادارہ کم ازکم اس اہمیت کا حامل تو ہو

جو حیاتیات (Biology) کی تعلیم قرآن پاک میں شامل

حیاتیات پر مبنی آیات کو پیش نظر رکھ کر دے سکے

وہ تعلیمی ادارہ کم ازکم اس اہمیت کا حامل تو ہو

جو طبیعیات (Physics) کے اصول قرآن پاک میں سے

اَخذ کرنے کی صلاحیت بھی رکھتا ہو

وہ تعلیمی ادارہ کم ازکم اس اہمیت کا حامل تو ہو

جونفسیات (Psychology) کو اسلامی نقطہ نگاہ سے

پڑھانے کا ملکہ رکھتا ہو

وہ تعلیمی ادارہ کم ازکم اس اہمیت کا حامل تو ہو

جوکیمیا (Chemistry) کو اللہ کریم کی الہامی کتاب سے

بھی جاننے کی اہلیت رکھتا ہو

وہ تعلیمی ادارہ کم ازکم اس اہمیت کا حامل تو ہو

جوسیاسیات (Politics) کو قرآن کریم کے احکامات اور

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روشن زندگی کو سامنے رکھتے ہوئے تعلیم دے سکتا ہو

وہ تعلیمی ادارہ کم ازکم اس اہمیت کا حامل تو ہو

جوعمرانیات (Sociolgy) کا قرآن وحدیث کی روشنی میں

درس دینے کا حامل ہو

وہ تعلیمی ادارہ کم ازکم اس اہمیت کا حامل تو ہو جو

معاشیات (Economics) کے اصولوں کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

تعلیمات کو مدنظر رکھ کر تعلیم دینے کا اہل ہو

وہ تعلیمی ادارہ کم ازکم اس اہمیت کا حامل تو ہو

جوتاریخ (History) کو صحیح اور سچائی کے دامن کو تھامتے ہوئے

تعلیم کی روشنی سے منور کر سکتا ہو

وہ تعلیمی ادارہ کم ازکم اس اہمیت کا حامل تو ہو

جوقانون (Law) اللہ کریم کے احکامات، اور نبی کریم کی تعلیمات کو

پیش نظر رکھ کر پڑھانے کی اہلیت رکھتا ہو

وہ تعلیمی ادارہ کم ازکم اس اہمیت کا حامل تو ہو

جو نیوکلئیر ٹیکنالوجی (Nuclear Technology)

کمپیوٹر سائنسز (Computer Sciences)

انتظامیات (Management), ابلاغیات (Mass Communication)

کی تعلیم اسلامی دائرہ میں رہتے ہوئے دے

اور اللہ کریم اور بنی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات کو پیش نظر رکھ سکے

وہ تعلیمی ادارہ کم ازکم اس اہمیت کا حامل تو ہو

جو تجارت (Commerce) کا سبق اسلامی تعلیمات کے

نقطہ نظر (Point Of View) سے دے سکتا ہو

وہ تعلیمی ادارہ کم ازکم اس اہمیت کا حامل تو ہو

جو ہماری نئی نسل کو ڈاکٹر، انجنیئر ، سائنسدان بنانے کے ساتھ ساتھ

ہمارے لخت جگر کو دین اسلام کے دامن سے اس کی وابستگی کو مضبوط

سے مضبوط تر کرتا چلا جائیوہ تعلیمی ادارہ کم ازکم اس اہمیت کا حامل تو ہو

جو دنیاوی تمام علوم کے حصول کا مقصود اللہ کریم کی رضا، معرفت الٰہیہ اور

قرب الٰہی کا وسیلہ (Resource) سمجھ سکے

وہ تعلیمی ادارہ کم ازکم اس اہمیت کا حامل تو ہو

جو پختہ مسلمان عالمِ شریعت اور داعیِ دین (Convenerof Religion)

بنانے کی اہلیت بھی رکھتا ہو

وہ تعلیمی ادارہ کم ازکم اس اہمیت کا حامل تو ہو

جو معاشرتی برائیوں سے پاک درس وتدریس کے لئے

پاکیزہ ماحول (Purified Environment) فراہم کرسکے

وہ تعلیمی ادارہ کم از کم اس اہمیت کا حامل تو ہو

جہاں استاد کی عزت کو باپ کی عزت کا درجہ دیا جاتا ہو اور

ادب و احترام کو پیش نظر رکھا جائے

وہ تعلیمی ادارہ کم از کم اس اہمیت کا حامل تو ہو

جو محبت، بھائی چارگی، رحم دلی، خوش اخلاقی، اور پاکیزہ گفتگو کا عملی نمونہ ہو

وہ تعلیمی ادارہ کم از کم اس اہمیت کا حامل تو ہو جو اخلاقیات کی قدروں

سے روشناس کرواسکتا ہو وہ تعلیمی ادارہ کم از کم اس اہمیت کا حامل تو ہو

جو ذات پات اور رنگ و نسل کے تمام امتیازات (Differencation) کو

دُور کرنے کی اہلیت بھی رکھتا ہو

وہ تعلیمی ادارہ کم از کم اس اہمیت کا حامل تو ہو

جو اپنے اندر دنیاوی خواہشوں کے تمام بتوں کو

پاش پاش (Smash) کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو

وہ تعلیمی ادارہ کم از کم اس اہمیت کا حامل تو ہو

جو فرقہ پرستی سے پاک اللہ کریم کی رسّی کو مضبوطی سے تھامے رکھنے کا درس بھی دے سکتا ہو

وہ تعلیمی ادارہ کم از کم اس اہمیت کا حامل تو ہو

جو جذبہ ایمانی سے ہر وقت خون میں ایک جوش و ولولہ (Enthusiasm)

بیدار رکھنے کی اہلیت بھی رکھتا ہو

وہ تعلیمی ادارہ کم از کم اس اہمیت کا حامل تو ہو

جو ہماری بہن، بیٹی کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاکیزہ ازواجِ مطہرات کی

سیرت کو اپنانے اور اُن سے محبت کا درس دے سکتا ہو اور

ہماری بہن، بیٹی کو شرم و حیا اور پاک دامن (Vestal) عورت

بنا سکنے کا فہم بھی رکھتا ہو وہ تعلیمی ادارہ کم ازکم اس اہمیت کا حامل تو ہو

جو دنیا کی عارضی چمک سے محفوظ رکھتے ہوئے آخرت کی نورانیت کی

طرف توجہ مرکوز(Focus) کرے وہ تعلیمی ادارہ کم ازکم اس اہمیت کا حامل تو ہو

جو زندگی کے سفر میں منزل کی صحیح نشاندہی کروا سکنے کے قابل ہو

وہ تعلیمی ادارہ کم ازکم اس اہمیت کا حامل تو ہو

جو زراعت ہو یا صنعت، تجارت ہو یا ملازمت، ان سب تک رسائی

کرنے والے کو اسلامی نقطہ نگاہ کی بصیرت اور راہنمائی دے سکے

وہ تعلیمی ادارہ کم ازکم اس اہمیت کا حامل تو ہو

جو دینی، سماجی، اخلاقی، معاشی ضروریات کے ساتھ ساتھ نئے دور

کے تقاضوں اور جدید رجحانات کی اپنے اندر صلاحیت رکھتا ہو

وہ تعلیمی ادارہ کم ازکم اس اہمیت کا حامل تو ہو

جو اسلامی اقدار کے شاندار ماضی کی روایات کو زندہ رکھتے ہوئے

اُمت مسلمہ کے اسلاف کی علمی میراث کی نگہبانی کرنے کے قابل ہو

وہ تعلیمی ادارہ کم ازکم اس اہمیت کا حامل تو ہو

جو کفریہ کلمات سے بچنے بچانے اور تاحیات سایہ رحمت ذوالجلال والاکرام

میں رہنے کی تعلیم دے سکتا ہو

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

بچپن کی پڑھائی پتھر پر کھدائی ہے

آغاز

آغاز ہمیں اپنے گھر سے کرنا ہوگا ہمارے بچوں کے بچپن سے آغاز کرنا ہوگا

ہمارے بچے جو کل کے معمار ہیں

روشنی کے علمبردار ہیں

اللہ کریم کے دین اسلام کے سپہ سالار ہیں

قیامت تک بنی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ناموس رسالت کے جانثار ہیں

شریعت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وفادار ہیں

پوری دنیا میں ترقی کی راہوں کے معمار ہیں

قرآن وحدیث کی روح کے یہی اصلی حقدار ہیں

تعلیمی ادائے ہی وہ واحد

روشنی کا منبع ہوتے ہیں جو اندھیروں کو روشنی کے مناروں سے ہمکنار کرواتے ہیں

اور یہی روشنی کے منار ہمارے بچوں کو دین ودنیا کے

اُجالوں سے روشناس کرواتے ہوئے

انہیں دنیوی کامیابی کے ساتھ ساتھ اُخروی کامیابی وکامرانی

کی منزل تک بھی پہنچا سکتے ہیں

علامہ اقبال رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں

نہ تو زمیں کے لئے ہے نہ آسماں کے لیے

جہاں ہے تیرے لئے تو نہیں جہاں کے لیے

اس حصول کے لئے تگ ودو کرنا ہر والدین کی اوّلین ذمہ داری ہونا چاہئے

کیونکہ والدین جو اپنے بچوں کو اپنی زندگی میں سب سے انمول شئے

دے کر جاتے ہیں

وہ صرف اور صرف

اچھی تعلیم وتربیت ہی ہوتی ہے

جو دُنیا و آخرت دونوں جگہوں میں نہ صرف بچے کی راہنمائی کرتی ہے

بلکہ والدین کی بخشش کا ذریعہ بھی بنتی ہے

شیخ سعدی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں

اگر تم چاہتے ہو کہ تمھارا نام باقی رہے تو اپنی اولاد کو اچھے اخلاق سیکھاؤ

اُمت مسلمہ کی بقاء اسلامی نظام تعلیم میں پوشیدہ ہے

کیونکہ

اسلامی نظام تعلیم

بنیاد ہے

بنیاد ہے---------بنیاد ہے----------بنیاد ہے

کوشش کامیابی کی ضمانت ہے

ان اندھیروں سے کہو کہیں اور ٹھکانہ کرلیں
ہم نے نئے عزم سے بنیادِ سَحر رکھی ہے

ایک ہمارے بدلنے سے کیا ہوتا ہے یہ کبھی نہیں سوچنا چاہیئے
بلکہ اللہ کریم کے فضل وکرم پر نگاہ راو راس بات کو
پیش نظر رکھتے ہوئے پُرامید رہنا چاہیئے
ہوسکتا ہے ایک ہمارے بدلنے سے
اللہ کریم ہم پر اپنی رحمت کی بارش چھما چھم برسانا شروع فرمادے
اپنے بچپن کے زمانہ میں ہوسکتا ہے سب نے پڑھا ہو

"بارش کا پہلا قطرہ"

ان گنت ننھی بوندیں اور چھوٹے چھوٹے قطرے، ترستی سوکھی زمین کی
پیاس بجھانے کو بے تاب تھے
مگر زمین کے بنجر پن کے سامنے اپنی حیثیت کچھ نہ سمجھتے ہوئے سب خاموش تھے
تب ایک چھوٹے سے قطرے نے ہمت کر کے پہل کی
اس کی جرأت دیکھتے ہوئے دوسرے قطرے اور بوندیں بھی برس پڑیں
اور بنجر زمین کو جل تھل کردیا
اللہ کریم سے دُعا ہے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقہ سے
ہم کو علم دین کی روشنی سے ہمارے دِلوں کو منور فرمادے

اللہ کریم سے دُعا ہے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقہ سے

ہم کو دین و دُنیا کی دولت سے مالا مال فرمائے

اور تمام اسلامی ممالک میں صرف اور صرف ایک ہی نظام تعلیم ہو

اسلامی نظام تعلیم

علامہ اقبال رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں

مقابلہ تو زمانے کا خوب کرتا ہوں
اگرچہ میں نہ سپاہی ہوں ، نے امیرِ جنود!
مجھے یہ خبر نہیں یہ شاعری ہے یا کچھ اور
عطا ہوا ہے مجھے ذکر و فکر و جذب و سرود!
جبینِ بندۂ حق میں نمود ہے جس کی
اُسی جلال سے لبریز ہے ضمیرِ وجود!
یہ کافری تو نہیں، کافری سے کم بھی نہیں
کہ مردِ حق ہو گرفتارِ حاضر و موجود!
غمیں نہ ہو کہ بہت دَور ہیں ابھی باقی
نئے ستاروں سے خالی نہیں سپہرِ کبود!

سرسید احمد خان کا اعترافی بیان

تعجب یہ ہے کہ جو تعلیم پاتے جاتے ہیں اور جن سے قوم کی بھلائی کی امید تھی وہ خود شیطان اور بدترین قوم ہوتے جاتے ہیں۔ جس کو نہایت سعادت مند سمجھو اخیر وہ شیطان معلوم ہوتا ہے۔

انکشاف (خطوط سرسید ۱۴۱)

یونیورسٹی کی تعلیم ہم کو صرف خچر بناتی ہے۔

انکشاف (خطبات سرسید جلد ۲ ص ۲۷۶، افکار سرسید ص ۲۱۲)

مگر اس کے ساتھ یہ بھی تصور کرنا چاہیے کہ پیٹ ایسی چیز ہے کہ دین رہے یا جاوے خدا ملے یا نہ ملے اس کو بھرنا چاہیے۔

انکشاف (مقالات سرسید حصہ پنجم ص ۸۴)

پادری زویمر عیسائی مبلغ

جاہل مسلمانوں میں گھسنے کا بہتر راستہ اسکول ہیں۔ پہلے ان کو تعلیم دی جائے، اسکولوں کے ذریعے مشنری کارکن مسلمانوں کے گھروں میں داخل ہو سکتے ہیں اور یسوع مسیح کا پیغام پہنچا سکتے ہیں۔

انکشاف (دنیا عیسائیت کی زد میں صفحہ ۲۷)